مشاہدات
و
محسوسات
ملک شیر محمد خاں اعوان
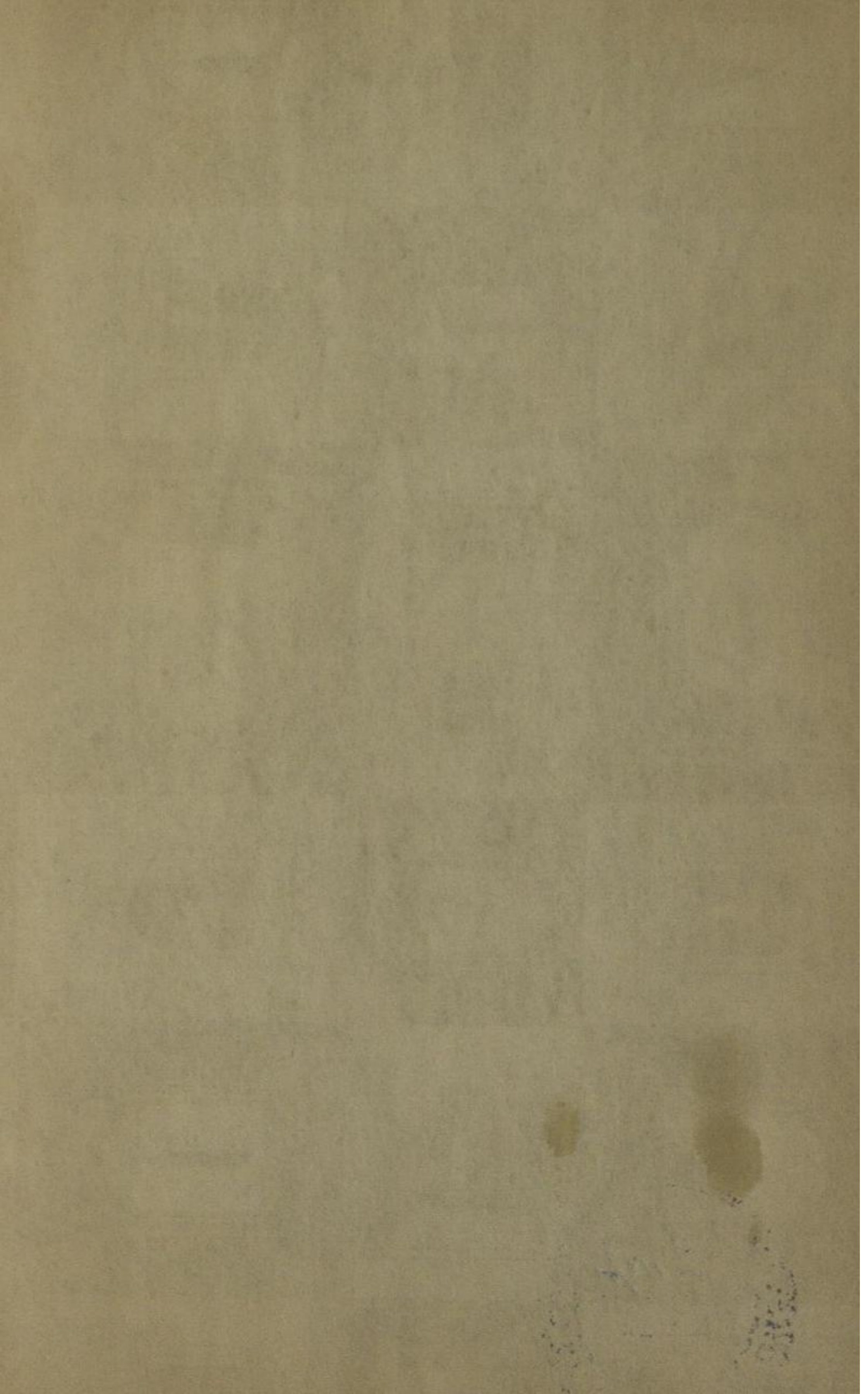
مُشاہدات و محسوسات

حیات اور مسائلِ حیات سے متعلق

سبق آموز اور بصیرت افروز نکات

○

ملک شیر محمد خان اعوان

شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ پبلشرز

لاہور ــــــــ حیدرآباد ــــــــ کراچی

طابع : شیخ نیاز احمد
مطبع : علمی پرنٹنگ پریس - لاہور
قیمت :
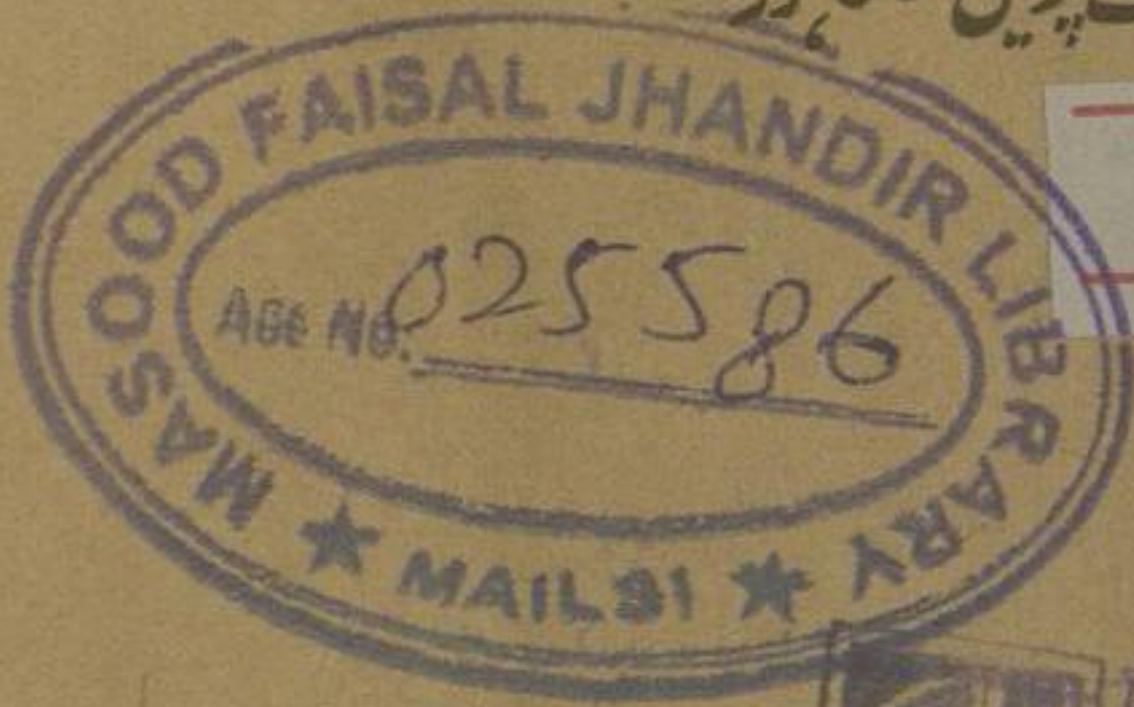
مقام اشاعت
شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز
ادبی مارکیٹ - چوک انارکلی - لاہور

دُنیا نے تجربات و حوادث کی شکل میں
جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں میں

ترتیب

تعارف

علمی حلقوں میں جناب ملک شیر محمد خان صاحب اعوان ایک ادیب، مصنف اور مقالہ نگار کی حیثیت سے تو متعارف ہیں لیکن اب ان کی زیرِ نظر تصنیف سے ان کے ایک اور وصف کا پہلی بار انکشاف ہوا ہے وہ وصف ہے ان کے مفکّر ہونے کا، زیرِ نظر تصنیف کی ایک ایک سطر ان کے اسی وصف کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ملک صاحب نے طویل مطالعہ مشاہدہ اور تجربہ کے بعد زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق اپنے تاثرات "مشاہدات و محسوسات" کے نام سے نہایت دلآویز انداز میں سپردِ قلم کیے ہیں۔ میں نے ان تاثرات کا غائر نظر سے مطالعہ کیا ہے یہ تاثرات دوسروں کے اقوال نہیں بلکہ ملک صاحب کے اپنے اقوال ہیں اس لحاظ سے یہ تصنیف ان کے رشحاتِ فکر کا مجموعہ ہے۔

نظم اور نثر میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ شاعر جو کچھ چند الفاظ میں بیان کر دیتا ہے نثر نگار کئی صفحات تحریر کرنے کے بعد بھی وہ کچھ اس قدر اثر انگیز طریقہ سے بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن بعض لوگ نثر میں بھی شعر کہہ جاتے ہیں یہ نثری اشعار اقوال کہلاتے ہیں اور ان میں صدیوں تک زندہ رہنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ شیخ سعدیؒ کی گلستان کو لیجیے اس کے سینکڑوں فقرات ضرب الامثال بن کر رہ گئے ہیں اور یہ ایک عریاں حقیقت ہے کہ یہ فقرات اشعار سے زیادہ مؤثر اور دلکش ہیں۔ ملک صاحب کی زیرِ نظر کتاب بھی

ان کے ایسے ہی جاندار اور ابدیت کے حامل اقوال کا مجموعہ ہے۔ دنیا نے انہیں جو کچھ دیا ہے انہوں نے اسے اپنے خونِ جگر میں ڈبو کر دنیا کو واپس کر دیا ہے اور ایک عظیم فنکار کا یہی پر عظمت وصف ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اردو میں اس طرح کی کوئی تصنیف موجود نہیں۔ دوسروں کے اقوال تالیف کی شکل میں بے شبہ مرتب کئے گئے ہیں۔ جبران خلیل جبران کی ایسی ہی کوششوں کے تراجم اردو میں ملتے ہیں مگر اس انداز کی کوئی طبع زاد کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ ملک صاحب کی یہ تصنیف اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک اچھوتی اور دلکش تصنیف ہے۔ اس میں فکر و خیال کی گہرائی کے ساتھ زبان و بیان کی رعنائی بھی ہے اور شاعرانہ اختصار پسندی بھی۔

ملک صاحب نے فلاحِ انسانیت کے جذبہ کے اقتضا سے ایسے گراں مایہ نکات حوالۂ قرطاس کئے ہیں جو زندگی کے مختلف شعبوں میں مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کی صورت میں کارگاہِ حیات کے مختلف کرداروں کے صحیح نتائج ہر انسان کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ عوام ہوں یا خواص میدانِ زیست میں اس کتاب سے مکمل رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ملک صاحب اقبالؒ کے ہمزبان ہو کر اپنی اس کتاب کے متعلق بجا طور پر کہہ سکتے ہیں ؎

اندھیری شب ہے، جدا اپنے قافلے سے ہے تُو
ترے لئے ہے مرا شعلۂ نوا قندیل

احسان دانش

لاہور

۲۵ ستمبر ۷۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش آہنگ

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومیؒ کبھی پیچ و تابِ رازیؒ
(اقبالؒ)

ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ زمانہ بہت بڑا معلم ہے۔ مگر زمانہ ہے کیا چیز؟ میں ان فلسفیانہ موشگافیوں میں آپ کو نہیں اُلجھاؤں گا۔ میرے نزدیک زمانہ عبارت ہے افراد و اشخاص اور ان کے احوال و اقوال سے۔ اور میں نے اسی معلم سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں نے ہر قسم کے انسان دیکھے ہیں انہیں پرکھا ہے۔ اُن کی نجی زندگیوں کے بعض معاملات بھی میرے سامنے ہیں۔ میں نے زندگی میں کئی خوشگوار اور ناخوشگوار تجربات حاصل کئے ہیں۔ وفاداری بشرط استواری بھی دیکھی جسے غالب نے اصل ایمان کہا تھا اور بے وفائی و طوطا چشمی کے روح فرسا مناظر بھی دیکھے۔ وعدہ وفائی و وعدہ خلافی، دیانتداری و بددیانتی، مستقل مزاجی و متلون مزاجی، پرہیزگاری و ریاکاری غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کو دیکھا اور پھر ان مشاہدات و تجربات کو لوحِ قلب

پر مرتسم کر لیا۔ ہر شعبۂ علم کی کتابیں پڑھیں، سمجھیں اور ان کا نچوڑ اپنے نہاں خانۂ قلب و دماغ میں محفوظ کر لیا۔ یہی میرا سرمایۂ حیات اور اثاثۂ زندگی ہے اور آج میری خواہش ہے کہ ان تجربات و مشاہدات سے متعلق اپنے تاثرات کو آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

مجھے یقین ہے کہ میرے یہ تاثرات سفر جات میں چراغِ راہ ثابت ہوں گے۔ اگر ان کی روشنی میں کسی قاری نے اپنی منزل کا سراغ پا لیا تو میں سمجھوں گا کہ میری کاوش رائیگاں نہیں گئی۔

شبیر محمد خاں

کالا باغ

۱۲ / اگست ۱۹۷۲ء

خوش نصیب

جب کہیں کسی غیر ملکی مہمان کی آمد ہوتی ہے تو سڑک کے کنارے پھیلے ہوئے درختوں کے تنوں پر سرخی یا سفیدی پھیری جاتی ہے۔ سوچتا ہوں کہ یہ درخت بھی ان بدقسمت انسانوں سے زیادہ خوش نصیب ہیں جنہیں بڑی سے بڑی تقریب پر بھی سجانے کے لئے کوئی ہاتھ حرکت میں نہیں آتا۔

○

"چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے"

مصیبت کا علاج یہی ہے کہ اس پر ہنس دیا جائے۔
جو لوگ مصیبت پر نہیں ہنس سکتے مصیبت ان پر
ہنسا کرتی ہے۔ کسی قوت پر غالب آنے کا سہل ترین
اصول یہی ہے کہ اس کی اہمیّت کو کم کر دیجئے۔ اس
کی ہیبت کو تسلیم نہ کیجیے اور اس کے سامنے سر نہ
جھکائیے۔

○

بدی کی انتہا

بدی کی انتہا یہ ہے کہ انسان اپنی بدکاریوں کو اپنی امتیازی خصوصیات، بُرائیوں کو اپنے اوصاف اور اپنی ذِلت کو اپنی عظمت سمجھنے لگے۔

○

دُنیا میں دوزخ

اگر تُم اسی دنیا میں دوزخ کی آگ میں جلنا چاہتے ہو تو ایسے لوگوں سے ملاپ رکھو جو تمہاری طبیعت کے میلان اور فطرت کے رُجحان کو سمجھنے سے عاری ہوں۔

○

غربت کی تعبیریں

اصل میں غریب وہ ہے جو غربت کی لعنت کو اُٹھائے پھرتا ہے مگر اپنی کمزوریوں کو ضمیر، سستی کو قناعت، ترقی کو ہوس اور بے ہمتی کو خود داری سے تعبیر کرتا ہے۔

○

شک اور یقین

شک کی راہیں کئی، سب ٹیڑھی اور پُر پیچ
یقین کی صرف ایک راہ، سیدھی اور صاف

○

ضمیر

ضمیر ہمارے اندر کی اس آواز کا نام ہے جو ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔

○

جسم اور دل کے زخم

جسم کے زخموں کا علاج حکیم کے مرہم میں ہے لیکن
دل کے زخموں کا علاج زبان کی مٹھاس میں ہے۔

○

بزدلی

اپنے جس عمل کو ہم احتیاط کہتے ہیں۔ دوسروں کے اسی عمل کو بزدلی کا نام دیتے ہیں۔

○

خود پسندی

ہم اس خوش خیالی سے جی بہلاتے ہیں کہ ہم ہر
کسی کے آئینۂ خیال کے جوہر ہیں۔ یہ محض واہمہ ہے
ہماری طرح ہر شخص اپنی ہی ثنا خوانی کرتی ہے ؎

ہر شمع اپنے زعم میں یاں برقِ طور ہے
ہر کنکری کو ہمسریٔ کوہِ نور ہے

○

اعلیٰ نسب

کسی اعلیٰ خاندان سے نسبت فی الحقیقت بڑی چیز ہے لیکن اس سے کسی کی منزلت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ مجدو شرف کی روایات تو آبا ہی سے وابستہ رہیں گی۔

○

غیر فانی دوستی

دوستی کیا ہے؟ یہ کہ تم پیکرِ ایثار بن جاؤ۔
اپنے دوست کے لئے امکانات کی انتہائی وسعت
سے قربانیاں کرو مگر اس سے کوئی غرض وابستہ نہ رکھو
یہی لازوال اور غیر فانی دوستی ہے۔

رنج اور مسرّت

زندگی بھی تضادات سے عبادت ہے۔ انتہائی
مَسرّت کے کیف آگین تصوّر سے بھی آنکھوں سے
آنسو چھلکنے لگتے ہیں۔ جی ہاں وہی آنسو جو اضطرابِ
قلب کی گہرائیوں میں جنم لیتے ہیں اور رنج وغم
کی گود میں پلتے ہیں۔

○

عورت کا دل

عورت کا دل روئی کا نرم و گداز گالا ہے جس میں محبّت کی چنگاری ایک ہی دفعہ سلگتی ہے اور پھر فوراً ایک لپکتے شعلے کی صورت اختیار کرکے اس کا سب کچھ راکھ کر دیتی ہے۔

○

جینا مشکل ہے

زندگی رزم بھی ہے اور بزم بھی۔ آلام و مصائب کی کڑی زنجیر بھی ہے اور عیش و مُسرّت کا گہوارہ بھی۔ زندگی، احساسِ فرائض کا انتہائی دشوار امتحان ہے۔ صرف موت ہی ایک ایسی چیز ہے جو احساسِ فرائض کی دل سوز جلن کو ختم کر سکتی ہے۔ پھر لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ مرنا مشکل ہے؟ مرنا نہیں جینا مشکل ہے۔ کیونکہ بے رحم زندگی انسان کے مجبور احساس کو ہر وقت مشکلات اور نشیب و فراز کی اُلجھنوں میں مبتلا رکھتی ہے۔ کتنی سچی بات ایک شاعر کی زبان سے نکل گئی ہے ؎

کچھ حالتِ دردِ دل نہ پوچھو
جیتا ہوں کمال کر رہا ہوں

عورت کی عصمت کا محافظ

عورت اپنی ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے صرف ماں ہے اور ماں کی پرستش عبادت ہے۔ پجاری کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ اس ذات کو جسے اُس نے مرجع پرستش بنایا ہے لوگوں کی بے باک اور گستاخ نگاہوں سے محفوظ رکھے۔ یہ اس کی پرستش کا انتہائی درجہ ہے اور دوسرے لفظوں میں اسے "پردہ" کہا جاتا ہے۔ عورت کی عصمت کو اجنبی مردوں کی ناپاک نگاہوں سے پردہ ہی بچا سکتا ہے۔

○

سچّا دوست

آپ کا شکوہ بجا ہے کہ آپ کو تلاش کے باوجود سچا دوست نہیں ملا - مگر میں پوچھتا ہوں کہ آپ خود بھی کبھی کسی کے سچے دوست ثابت ہوئے ہیں - اگر ایسا نہیں تو پھر دوسروں سے سچا دوست ہونے کی اُمید آپ نے کیوں لگا لی ؟ پہلے آپ اپنے اندر خلوص پیدا کریں - جب تک آپ کے اندر خود غرضی، مطلب پرستی اور حرص و ہوس کے جذبات ہیں آپ نہ تو سچے دوست کو پہچان سکیں گے اور نہ کوئی مخلص انسان آپ کے قریب آنا گوارا کرے گا -

مرد کی کمزوری

چاند کو مسخّر کرنے والے مرد کی تنہا کمزوری
عورت رہی ہے۔ اس کی خاطر یہ اپنا دین، ایمان
اور اخلاق غرضیکہ سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔
تاریخ عالم میں بہت کم انسان ایسے ملتے ہیں
جن کے دلوں پر عورت حکمران نہیں ہو سکی۔

○

"بشر رازِ دلی کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے"

آپ کا دل پوشیدہ رازوں کا خزینہ ہے اس کا دروازہ کھول کر اپنے آپ کو محفوظ تصور کرنا پرلے درجے کی حماقت ہے جس خزانے کی حفاظت آپ خود نہیں کر سکتے دوسروں سے اس کی حفاظت کی توقع رکھنا عبث ہے۔جب آپ خود اپنے نقصان کا خیال نہیں رکھتے دوسرا کیسے آپ کے نقصان کا خیال رکھے گا۔

○

تنقید

اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ آپ کی فکر ایک معیاری فکر ہے۔ اس لئے دوسروں کی فکر پر تنقید کرنے سے پہلے اپنی فکر کی صحت کے متعلق تسلی کر لیجئے۔

○

عقل اور دولت

بدنامی دو چیزوں سے دُور ہو سکتی ہے عقل سے یا دولت سے۔ عقل ہوگی تو عقلمند بدنامی کو نیکنامی میں بدل لے گا اور اگر یہ نہیں تو دولت دشمنوں کا منہ بند کر لے گی۔

غربت و افلاس

ذلّت، رسوائی، خوشامد یہ سب غربت و افلاس
کے مختلف نام ہیں۔

○

مردوں کا کھیل

مرد، محبت کو محض ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک عورت کا دل ایک کھلونا ہے جب چاہا اس سے کھیل لیا اور جب چاہا اسے توڑ کر پھینک دیا اور پھر ضروری کاموں میں مصروف ہو گئے۔

○

بے وفائی کے حسین نام

وقت، حالات و واقعات کے تقاضے اور مجبوریاں،
یہ وہ حسین نام ہیں جن کے پردے میں بے وفا۔
مرد اپنی بے وفائی کو لپیٹ کر پیش کرتا ہے۔

○

احمق

جو شخص زر و مال نہیں رکھتا اُسے آپ مفلس و قلاش کہہ سکتے ہیں مگر جو شخص دوسروں کی دولت کو بنیاد بنا کر اُمیدوں کے وسیع و عریض محل تعمیر کر لیتا ہے وہ صرف مفلس ہی نہیں احمق بھی ہے۔

کوّے اور انسان میں فرق

کوّے کی یہ صفت ہے کہ وہ چوری چھپے داؤ لگا کر کھانے کی چیزیں لے اُڑتا ہے۔ اگر ہم انسان (اشرف المخلوقات) ہو کر داؤ فریب سے دوسروں کا مال چھین کر پیٹ بھریں تو پھر کوّے اور ہم میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ ہمارا مقام تو یہ ہے کہ ہم خود کمائیں اور دوسروں کو کھلائیں۔

○

کتّا

ہم کسی آدمی کے بُرے کام پر ناراض ہوں
تو اظہارِ نفرت کے طور پر اُسے کتا کہہ دیتے ہیں
لیکن ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ کتے میں بعض ایسی
صفات ہیں جو بہت کم انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ کتا انتہائی وفادار اور جاں نثار جانور ہے۔
مالک اُسے گھر سے نکال بھی دے تو وہ
بار بار اُس کے دروازے پر آجاتا ہے۔

۲۔ مالک کے گھر میں اُسے فاقے کاٹنا منظور ہوتا
ہے لیکن کسی دوسرے کے دروازے پر بھیک
مانگنے کے لئے نہیں جاتا۔

۳۔ مالک کے گھر کی حفاظت کے لئے جان تک
قربان کر دیتا ہے۔

۴۔ اگر آپ حملہ آور کتے کے سامنے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے بیٹھ جائیں تو کتا آگے نہیں بڑھے گا بلکہ خاموش ہو کر پیچھے لوٹ جائے گا۔ یہ اس امر کی علامت ہے کہ وہ شکست خوردہ دشمن کو امن دینے کے لئے فراخ دل ہے۔
افسوس کہ آج کے نام نہاد انسان اپنے اندر کتے جیسے خصائل بھی نہیں رکھتے۔

○

دعا اور بدعا

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ والدین کی دعا یا بددعا اپنی اولاد کے حق میں، استاد کی دعا یا بددعا اپنے شاگرد کے حق میں، مظلوم کی بد دعا ظالم کے حق میں اور مصیبت زدہ کی دعا محسن کے حق میں فوراً قبول ہوتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ دعا یا بددعا کے لیے ہاتھ ہی اُٹھیں۔ دل کی خوشی یا دل کی ناراضگی خود بخود ہی اکسیر یا زہر بن کر فضا میں پھیلتی ہے اور انسانوں کی اچھی یا بُری تقدیر بن جاتی ہے۔

فرق

میں نے جیل خانہ میں وہ قیدی دیکھے ہیں جنہیں پھانسی کا حکم مل چکا تھا۔ ان کے چہرے زرد تھے اور جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو رہے تھے موت کے وہشتناک خوف نے ان کے چہرے سے ساری حسیاتِ حیات چوس لی تھیں۔ انہیں دیکھ کر میں نے اپنی حالت پر غور کیا۔ مرنا تو مجھے بھی ہے پھر میری اور ان کی حالت میں فرق کیوں ہے؟ محض اس لئے کہ انہیں موت کے دن کا علم تھا اور میری موت ناگہانی۔ مجھے یہ علم نہیں کہ موت کا "تاریک ہاتھ کب میری زندگی کا چراغ گل کر دے۔ یہی بے خبری ہے جس نے مجھے موت کے خوف سے بے نیاز کر دیا ہے اور میں جو جی میں آئے کر گزرتا ہوں۔

○

ذہنی مریض

اکثر لوگ دوسروں کے نکردعمل میں کیبڑے نکالنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں وہ اپنے مخصوص نظریات کے بغیر دوسرے نظریات سے کبھی متفق نہیں ہو پاتے خواہ ان کے مخالف نظریات کتنے ہی صیحح کیوں نہ ہوں۔ وہ تمام لوگوں کو غلط کار سمجھتے ہیں انہیں اپنے سوا کوئی آئیڈیل نظر نہیں آتا یہ لوگ اصل میں ذہنی مریض ہوتے ہیں انہیں قابلِ اعتماد نہیں سمجھنا چاہیئے۔

○

سطحی مطالعہ

اکثر لوگ آنکھیں کھلی رہنے کے باوجود ان سے دیکھنے کا صحیح کام نہیں لیتے وہ کسی چیز پر غائر نظر نہیں ڈالتے - ان کی سطحیّت کی انتہا یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے روشن دانوں اور الماریوں کی تعداد بھی نہیں جانتے۔ سوچیئے کہ جن لوگوں کو اپنے گھر کا بھی صحیح علم نہ ہو وہ دنیا کے دوسرے معاملات و واقعات کا کس طرح گہری نظر سے مطالعہ کر سکتے ہیں - یہی وہ سطحی مطالعہ ہے جو زندگی کے ہر میدان میں ان کی ناکامی کا سبب بنتا ہے اور پھر وہ اس ناکامی کو تقدیر کے سر تھوپ دیتے ہیں -

پستی

پستی سے بلندی پر چڑھنے کے لئے بڑا وقت لگتا ہے لیکن بلندی سے پستی کی طرف آنے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ عزت و عظمت کے مقام پر فائز ہونے کے لیے بڑی محنت اور عرصہ کی ضرورت ہے لیکن ایک ہی فعل بد سے عزت و عظمت کا شیشہ چور چور ہو جاتا ہے اس لئے جو چیز محنت اور جدوجہد سے حاصل ہو اس کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہر لمحہ پیش نظر رکھنا چاہیئے اور غلط قدم اٹھانے سے گریز کرنا چاہیئے۔

○

عدمِ واقفیّت

خدا کی عطا کردہ لاکھوں نعمتوں میں سے ایک نعمت عدمِ واقفیّت بھی ہے ۔ یعنی ہم ایک دوسرے کے دل کے حال سے واقف نہیں اگر واقف ہوتے تو ہم ایک دوسرے کے خونخوار دشمن بن جاتے ۔ دنیا میں ہمارا کوئی ہمدرد نہ رہتا ۔ حتیٰ کہ گھر کے افراد بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ۔ خدا کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم غیب دان نہیں ۔

اشرف المخلوقات

آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ اشرف المخلوقات ہیں لیکن آپ اپنے اکثر اعمال میں حیوانات سے بھی فروتر ہیں۔ جانور آپ کی طرح قدرتی نعائم پر قابض ہو کر اپنے ہم جنسوں کو ان سے محروم نہیں کر دیتے لیکن آپ چاہتے ہیں کہ تمام نعائم خداوندی پر قابض ہو کر اپنے ہم جنسوں کو ان سے محروم کر دیں۔ جانور اتنی جگہ پر قناعت کر لیتا ہے جو اس کے بیٹھنے یا لیٹنے کے لئے کافی ہو مگر آپ ساری زمین کو اپنی ملکیت بنانے کے آرزو مند رہتے ہیں۔

اصلی راحت

تمدّن کی پوری تاریخ دیکھ جائیے انسان کی تگ و تاز کا منتہائے مقصود کیا ہے محض یہی کہ حقیقی راحت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ جدید سائنس نے انسان کو راحت مہیا کرنے کے لئے انتھک جدوجہد کی ہے۔ آسائش حیات فراہم کرنے کے لئے بے پناہ محنت کی ہے اور اپنی دانست میں انسان کو مسرور، بشاش اور مطمئن بنا لیا ہے مگر ان مسرور لوگوں کے سینے پر ہاتھ رکھیئے ان کے دلوں کی ہر دھڑکن چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ انہوں نے اپنے دُکھی چہروں پر مسرّت کے مصنوعی خول چڑھا رکھے ہیں وہ اپنے دلگداز آنسوؤں کو محض تصنّع سے جھلملاتے تبسّم میں بدل لیتے ہیں

نہیں تو انہیں راحت کا ایک لمحہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ پھر یہ پہاڑ ایسی کٹھن زندگی کیونکر گزاری جائے؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب دینے سے سائنس اور فلسفہ قاصر ہیں مگر کتنا حسین جواب ہے جو ایک اُمی کی زبان صداقت ترجمان سے صادر ہوا کہ

"کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ"

"تو دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر گویا ایک اجنبی ہے یا مسافر راستہ عبور کرنے والا" یہ چند الفاظ نہیں پورا فلسفۂ حیات ہے جو انسان کے دل میں حیاتِ ابدی کا شوق پیدا کر کے اسے دنیوی مسرتوں سے بے نیاز بنا دیتا ہے اسی فلسفہ پر عمل پیرا ہو کر مسلمان پھٹے پرانے کپڑوں، جو کی روٹیوں اور خاک کے بستروں پر بھی شاد کام رہے اور نعائم حیات نے بھی انہیں دیوانۂ ہوا و ہوس نہ بنایا۔ اسی طرح انہیں وہ حقیقی راحت نصیب ہو گئی جسے نہ افلاس چھین سکا اور نہ دولت اس میں اضافہ کر سکی۔

ماضی

بیتی ہوئی رات نے میرے "کل" کو اپنی تاریک قبر میں دفن کر دیا۔ آج کا سورج اپنی تابناک کرنوں سے اس کی موت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ تم مجھے کل کی یاد دلا کر یہ ثابت کر رہے ہو کہ تم ابھی تک مردہ ماضی کی گود میں ہو مگر مجھے کیوں مجبور کرتے ہو کہ میں اپنے آج کو "کل" کی موت کا پُر درد مرثیہ بنا دوں۔

○

عورت اور جھوٹ

عورت صرف جھوٹ کو پسند کرتی ہے سچائی میں غالباً یہ صلاحیّت ہی نہیں کہ وہ عورت کے پُرتصنع احساسات کی ترجمانی کر سکے اور سب سے بڑی بہادری یہ ہے کہ تم عورت کے سامنے بھی سچ بولنے کی جرأت کر سکو۔

○

سخاوت

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کئی دولتمند، بھانڈوں، میراثیوں، گویوں اور رقاصاؤں کو بہت کچھ دے دیتے ہیں۔ ریچھ کتے کی لڑائی ہو یا کھیل تماشا ہو روپوں کی بارش کر دیتے ہیں لوگ ان کے متعلق یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ یہ بڑے سخی ہیں لیکن حقیقت میں یہ عمل سخاوت نہیں اسراف بلکہ تبذیر ہے جس کے متعلق قرآن میں سخت وعید آئی ہے۔ سخاوت اس کا نام ہے کہ محتاجوں، یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کیا جائے ان حاجتمندوں کی حاجت روائی کی جائے جو لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنا اپنی شرافت کے منافی سمجھتے ہیں یہ کیسی سخاوت ہے کہ پڑوسی تو فاقہ کشی کا شکار ہوں اور یہ لوگ اپنی دولت گویوں اور مراثیوں پر نچھاور کرتے پھریں۔

اظہار اور حقیقت

اظہار اور حقیقت میں بڑا فرق ہے بچے کی
ولادت کے وقت ماں کے لبوں پر پھیلا ہوا تبسّم
اور انتہائی مسرّت میں آنکھوں میں لرزنے والے
آنسو اظہار اور حقیقت کے اسی فرق کو نمایاں
کرتے ہیں۔

○

بے جا توقع

کسی کام کے لئے مناسب جدوجہد کئے بغیر اس کے خوشگوار نتائج کی توقع رکھنا ایسا ہی ہے کہ ہماری جیب میں تو ایک روپیہ بھی نہ ہو اور ہم کار خریدنے چل پڑیں ۔

○

خوشامد

عام طور پر لوگ خوشامد کو پسند کرتے ہیں اور صرف انہی لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں جو ان کی خوشامد میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ خوشامد پسندی کا یہ رجحان دوسرے لوگوں کو بھی ان کی خوشامد پر مجبور کرتا ہے۔ پھر یہ ایک عام روش چل پڑتی ہے۔ لوگ مطلب برآری کے لئے بیجا چاپلوسی اور تملق کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ اصل میں خوشامد پسند اور خوشامد کرنے والا دونوں ہی کمینے ہیں۔ کیونکہ ایک جھوٹ بولتا ہے اور دوسرا جھوٹ پسند کرتا ہے صحیح الفطرت انسان، خوشامد کرنے اور خوشامد سننے سے اجتناب کرتے ہیں۔

○

نااہل قیادت

نااہل لوگوں کی قیادت مختصر ترین عرصہ میں
قوم کی بہترین صلاحیتوں کو تباہ کر دیتی ہے۔

سکونِ قلب

ایک نیک دل انسان کو ایک نیک کام کی تکمیل
کے بعد جو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے اُسے
اطمینانِ قلب اور سکونِ روح کہا جاتا ہے۔

○

حادثہ

آئے روز حادثات کی خبریں سُننے میں آتی ہیں فلاں جگہ ٹرک اور بس کا تصادم ہوا۔ فلاں جگہ ریل گاڑی کا حادثہ ہوا۔ فلاں جگہ ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آیا مگر یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں ایسے حادثات ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں اور ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔ اچنبھے کی بات تو یہ ہے کہ کسی کے خلوص کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا جائے یہ خلوص پیش کرنے والے اور ٹھکرانے والے دونوں کی بدقسمتی ہے اور اس سے بڑا حادثہ یہ ہے کہ کسی کو خلوص کا یقین دلا کر اس سے دھوکا کیا جائے۔

○

انصاف پسند؟

اگر کوئی افسر کسی اور مجرم کو سزا دے تو ہم اسے انصاف پسند کہتے ہیں اور اگر وہی سزا ہمیں ملے تو ہم اسے ظالم کہتے ہیں۔ سفارش نہ ماننے پر جس افسر کو ہم دیانت دار کہتے ہیں اگر وہ ہماری لائی ہوئی سفارش نہ مانے تو ہمارے نزدیک بدمزاج ٹھہرتا ہے۔ ہم خود اگر رشوت دے کر کوئی کام نکلوالیں تو رشوت خور افسر کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں لیکن اگر وہ ہمارے دشمن کی بات مان لے تو ہم اُسے رشوت خور کہہ کر اس پر لعنتوں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ انصاف کا مطلب بیان کرنے میں ہم مخلص نہیں؟

لیبل

یہ ضروری نہیں کہ بوتل کے اوپر جو لیبل لگا ہو بوتل کے اندر بھی وہی چیز ہو۔ ممکن ہے کہ جس بوتل پر شربت بادام لکھا ہو اس کے اندر کا شربت محض کھانڈ کا قوام ہو اور اس میں بادام کا ایک دانہ بھی شامل نہ ہو۔ بالکل اسی طرح کئی لوگ جو داڑھی رکھتے ہیں اور وضع قطع سے اپنے آپ کو شریعت کا پابند ظاہر کرتے ہیں۔ جب ان سے کاروباری واسطہ پڑتا ہے تو انتہائی بددیانت ثابت ہوتے ہیں۔ کیوں نہ کہا جائے کہ انہوں نے اپنے چہروں پر محض نمائشی طور پر شریعت کا لیبل چسپاں کر رکھا ہے؟

○

خالص دوستی

جہاں دودھ، گھی اور شہد تو کیا نمک، مرچ اور ہلدی جیسی عام چیزیں خالص نہیں ملتیں وہاں خالص دوستی اور محبت کیوں تلاش کرتے ہو۔

○

سنگِ میل

مجھے جب بھی کسی سے ملک و ملّت کی اصلاح و
فلاح کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اس نے انتہائی
بلند بانگی سے اپنے بااصول اور بلند کردار ہونے کا ڈھنڈورا
پیٹا اور میں نادم ہو کر محسوس کرنے لگا کہ شاید اس دنیا
میں ایک میں ہی بے اصول انسان ہوں۔ لیکن جب
اُسے پرکھنے کا موقع ملا تو ایسا نظر آیا کہ اصول و کردار
کا وہ پیکر صرف سنگِ میل تھا۔

O

انتباہ

اگر آپ بے پایاں حُسن یا بے اندازہ دولت
کے مالک ہیں تو یہ مغرور ہونے کی بات نہیں۔
یہ حسن وجمال یا زر ومال تو کسی اور کا عطا کردہ ہے
آپ کو ان نعمتوں پر ناز کرنے کی بجائے منعم حقیقی
کا شکر گزار ہونا چاہیئے کیونکہ وہ بہت بے نیاز ہے
اور جب چاہے آپ سے سب کچھ چھین سکتا ہے۔

○

رحم

عرش بریں کے مکیں کو آپ سے براہِ راست سابقہ نہیں پڑے گا بلکہ وہ دنیاوی معاملات میں اپنی مخلوق کے ذریعے آپ کے اخلاق و اعمال پرکھے گا۔ اگر آپ اس کی مخلوق پر رحم نہیں کرتے تو کل اس کے دربار میں بھی آپ رحم کے مستحق نہیں سمجھے جائیں گے۔

○

"نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر"

اگر آپ ڈاکٹر ہیں، معمار ہیں، استاد ہیں، آرٹسٹ ہیں، شاعر ہیں، ادیب ہیں، دانشور ہیں۔ غرضیکہ کسی فن سے آپ کا تعلق ہے تو آپ اس وقت تک باکمال نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس میں کھو نہ جائیں۔ عظیم فن کار ہمیشہ اپنے خونِ جگر سے اپنے فن کی پرورش کرتا ہے۔ اگر آپ نے اپنے فن کو جلبِ منفعت کا ذریعہ سمجھ لیا تو آپ میں اور فریب کار میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

○

لمحۂ فکریہ!

ہم کسی لنگڑے، کانے یا بدصورت شخص کو دیکھ کر ہنس پڑتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں مگر ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ اگر اس کی جگہ ہم ہوتے اور وہ ہم پر ہنستا تو ہم کیا محسوس کرتے ؎

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو تم سے کوئی کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

○

حق فراموشی

ماں نے اُس وقت ہمیں پیار کیا جب ہم
ناتواں تھے۔ ہم گندگی اور پاکیزگی میں تمیز نہیں کر
سکتے تھے۔اُس وقت ـــ ہاں اُس وقت جب ہم
مسکرانے لگتے تو ماں ہمیں اپنے باغِ محبت میں نسیمِ
سحر کا جھونکا سمجھتی۔اُس نے کتنی طویل راتیں ہمیں
آرام پہنچانے کے لئے آنکھوں میں کاٹ دیں۔
لیکن جب ہم کسی خدمت کے قابل ہوئے تو
ہماری محبت بھری ہمدردیاں کسی اور کے لئے وقف
ہو گئیں اس سے بڑی حق فراموشی اور کیا ہوگی۔

○

رفیقِ زندگی

مذہب اور سماج نے آپ کی بیوی کی قسمت
آپ سے وابستہ کر دی ہے وہ زندگی کے ہر دُکھ سُکھ
میں آپ کی شریک ہے۔ اگر آپ ایک فرد کو
خوش نہیں رکھ سکتے تو یقین کیجیے کہ آپ میں
حُسنِ اخلاق کی زبردست کمی ہے۔

○

حُسنِ سیرت

کہتے ہیں دنیا میں دو بڑے جادو ہیں۔ خوبصورتی اور موسیقی۔ لیکن درحقیقت ان دونوں کا اثر عارضی ہے دائمی اثر رکھنے والا جادو حُسنِ سیرت ہے۔ جن لوگوں کا دوام بھی جریدۂ عالم پر ثبت ہُوا اور جن کے نیک نام آج تک زندہ ہیں انہیں یہ سب کچھ حُسنِ سیرت کے باعث نصیب ہوا۔

○

معیار

اگر آپ کے قریبی رشتہ دار اور آپ کے ہمسائے آپ کے سلوک سے خوش نہیں ہیں تو مقام افسوس ہے۔کیونکہ جب ایسے قریبی لوگوں کے ساتھ آپ اچھا سلوک نہیں کر سکتے تو دوسروں کو آپ سے خیر کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

○

کردار کا معیار

یہ معیار غلط ہے کہ جو شخص ہماری خواہشات کو پورا کرے وہ بلند کردار ہے اور جو پورا نہ کرے وہ بلند کردار نہیں۔ ہم میں اتنا حوصلہ ہونا چاہیئے کہ اپنی ذاتی خواہشات کو درمیان سے ہٹا کر ہر شخص کو پرکھیں اور اس کی خوبیوں کا اعتراف کریں۔ صرف ہماری خواہشات کی تکمیل کسی شخص کے کردار کا معیار نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کل وہ ہماری خواہشا کو ٹھکرا دے۔

○

بگلا بھگت

کسی انسان کا ظاہری رنگ روپ اُس کے
کردار کا غماز نہیں کیونکہ میں نے اکثر پیروں، مولویوں
اور درویشوں کو ننگِ انسانیت پایا ہے۔

○

خود غرضی

خود غرض کا دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں ہوتا۔ ہم جب تک دوسروں کے لئے ایثار نہیں کریں گے تب تک وہ ہمارے لئے ایثار پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ ہم دوسروں سے خوش اخلاقی، اخلاص و وفا اور صدق و دیانت کی تبھی توقع کر سکتے ہیں جب ہم خود ان صفات کا مظاہرہ کریں۔

○

لافانی

اگر آپ خوبصورت ہیں تو بلاشبہ آپ کو حُسن کے پرستار مل جائیں گے۔ اگر آپ سرمایہ دار ہیں تو آپ کو خوشامدیوں کی فوج مل سکتی ہے۔ لیکن خوبصورتی اور دولت ختم ہو جائے گی تو آپ کے سارے خوشامدی آپ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ صرف اور صرف حُسنِ سیرت میں ایک ایسا جوہر ہے جس کے مداح ہر زمانہ اور ہر حال میں موجود رہتے ہیں۔

آج تاریخ کی گردان جن شخصیتوں کے احترام میں جھکی ہوئی ہے ان کی اصل خوبی حُسنِ کردار کا فنا نا آشنا اثر تھی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی عمر بھر عیسائیوں سے نبرد آزما رہے اور انہیں عبرتناک

شکستیں دیں لیکن ان کی وفات کے ۴۰۰ سو سال بعد خود عیسائیوں نے ان کی قبر پر سنہری تاج کی نذر پیش کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ

ع تمہاری نیکیاں زندہ تمہاری خوبیاں باقی

ادھر دیکھیئے کہ مصر کے سابق فرمانروا شاہ فاروق کے نام پر کوئی مصری ایک پیسہ خرچ کرنے پر بھی آمادہ نہیں ۔

عاقبت نااندیشی

موت، کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ اس کارگاہِ سود و زیاں میں جس نے زندگی کی آنکھ کھولی، موت کا تاریک ہاتھ اس کی شمعِ حیات گُل کرنے کے لئے ضرور حرکت میں آئے گا۔ جو کتمِ عدم سے عالمِ شہود پر جلوہ گر ہوا عازمِ فنا ضرور ہوگا۔ زندگی انتہائی ناقابلِ اعتماد چیز ہے۔ معلوم نہیں کسی وقت عناصر پریشان ہو جائیں۔ لیکن یہ کتنی عاقبت نااندیشی ہے کہ ہم بُرا کام کرتے وقت کبھی یہ سوچتے ہی نہیں کہ کہیں اس کی جوابدہی بھی کرنا ہوگی۔ ہم غالباً یہ گمان کر لیتے ہیں کہ ہم ہمیشہ یہیں رہیں گے۔

○

اصلاحِ معاشرہ

اصلاحِ معاشرہ کا صحیح ترین طریقہ یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے محاسبۂ نفس کریں اور پھر اپنی خامیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں - اس مرحلہ کے بعد محاسبۂ غیر کا مرحلہ آتا ہے - مگر ہم اپنی خامیاں دُور کرنے کی بجائے دوسروں کے کردار میں کیڑے نکالتے رہتے ہیں - ان پر تنقید کرنے کے لئے ہماری زبانیں بہت طرار ہو جاتی ہیں اور ہم ان کی خامیاں مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں - حیران کن بات یہ ہے کہ ہمیں اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا مگر دوسروں کی آنکھ سے تنکا نکالنے کے لئے مضطرب و بے قرار رہتے ہیں -

○

مسکراہٹ

عطا و بخشش کی مادی صورتوں میں جیب کا کوئی حصّہ ضرور خالی ہوتا ہے لیکن آپ اگر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے ہیں تو اس پر آپ کا کچھ خرچ نہیں ہوگا۔ ہاں چہرے میں جاذبیت اور دلکشی ضرور پیدا ہو جائے گی۔ جس سے دوسروں کے دل میں مسرّت کے جذبات پیدا ہوں گے اور وہ آپ کے ہمدرد ہو جائیں گے۔ سوچیئے کہ آپ کی درخشاں مسکراہٹ آپ کو کتنا عظیم فائدہ پہنچائے گی۔

○

صحیح قدر و منزلت

اگر مسندِ اقتدار پر جلوہ افروز ہونے کے باعث آپ معزز سمجھے جاتے ہیں تو اس پر مغرور نہ ہوں کیونکہ اقتدار چھن جانے کے بعد کوئی بھی آپ کو پوچھنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر آپ با اصول اور بلند کردار ہوں تو مسندِ اقتدار سے اُٹھ جانے کے بعد بھی لوگ آپ کا احترام کریں گے اور ان کے دلوں پر آپ کی فرمانروائی باقی رہے گی۔

○

عبادت کا مقصد

عبادت کا مقصد نیکی کی طرف رجحان پیدا کرنا ہے
اگر ایک شخص عبادت بھی کرتا ہے اور بددیانتی،
چوری اور دیگر اعمالِ بد سے بھی باز نہیں آتا تو
اس کی عبادت رسمی پوجا پاٹ سے زیادہ نہیں۔

○

خلوص

خدا سمیع و بصیر اور علیم و خبیر ہے۔ وہ ہمارے رازوں اور ارادوں سے باخبر ہے۔ جب ہم اس کی عبادت میں خلوص کی بجائے ریا سے کام لیتے ہیں یعنی اُسے بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں تو اس کی مخلوق کے ساتھ دھوکہ کرنے سے ہم کیسے باز رہ سکتے ہیں۔

○

اندازِ گفتگو

کسی سے گفتگو کرنے سے پیشتر اُسے پورا موقع دیں کہ وہ اپنی بات پوری کرے۔ دورانِ گفتگو آپ کو اس کی قابلیّت اور سوجھ بوجھ کا علم ہو جائے گا اور آپ اس کے متعلق کوئی رائے قائم کر لیں گے۔ اس کے بعد اس سے گفتگو شروع کیجئے۔ آپ کا اندازِ گفتگو سنجیدہ اور متین ہونا چاہیئے۔ آپ اس کی اہلیت کے مطابق اس سے بات کریں۔ آپ کے چہرے پر ہلکا تبسّم بھی ہونا چاہیئے۔ خودستائی سے اجتناب کریں۔ انکساری اختیار کئے رکھیں۔

○

اپنا کام خود کرنا

نامورانِ عالم کی تاریخ حیات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنا کام خود کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ سرور کائنات صلعم اپنے کپڑے خود دھو لیتے، اپنے جوتے گانٹھ لیتے اور مہمانوں کی خود ہی خاطر تواضع کرتے۔ اگر ہم اپنا کام خود کرنے میں شرماتے ہیں تو ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کہیں ہم جھوٹے وقار کے نشے میں سرشار تو نہیں۔

بلاوجہ

ناقص تربیت کے باعث ہم سے اکثر ایسے امور
سرزد ہوتے ہیں جن میں ہمارا کوئی مفاد نہیں ہوتا
اور بلاوجہ دوسروں کی تکلیف کا سامان پیدا کر دیتے
ہیں۔ مثلاً ریڈیو اونچی آواز سے لگا دینا، رات کو راستے
اور دن کو سائے میں رفع حاجت کرنا، سڑکوں اور
دیواروں کو پان کی پیک سے رنگین کر دینا اور اپنے مکانوں
کے دروازوں سے باہر گلی میں کوڑا کرکٹ پھینکنا، اگر ہم
خود ان افعال کے مرتکب ہوں تو ہمیں دوسروں کی
تکلیف کا احساس نہیں ہوتا لیکن جب کوئی دوسرا ایسا
کام کرتا ہے تو ہم اُسے بُرا کہتے ہیں۔

○

صبر

مصیبت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ صبر، خدا کا خاص عطیہ ہے جو وہ اپنے مقبول بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ صبر سے مصیبت کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ مصیبت میں آہ و بکا کرنے والا ایک تو جگ ہنسائی کا سامان فراہم کرتا ہے دوسرے مصیبت کا احساس دو آتشہ ہو جاتا ہے۔

○

بے وفائی کا شکوہ

فلمی گانوں اور غزل گو شعراء کے اشعار میں اکثر بے وفائی کے شکوے سُنے جاتے ہیں۔ بلکہ ہر محفل میں کسی انسان کی فریب دہی، غداری، بے وفائی اور وعدہ خلافی موضوعِ گفتگو بنی رہتی ہے۔ مگر میں سوچتا ہوں کہ جو لوگ دوسروں کی بے وفائی کا شکوہ کرتے ہیں انہوں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ اس جرم میں وہ بھی برابر کے شریک ہیں۔ جس انسان سے انہوں نے وفا کی توقعات وابستہ کی تھیں کیا پہلے سے انہوں نے اس کے کردار کا عمیق نظر سے مطالعہ کیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ پھر اس پر کورانہ اعتماد کیوں کر لیا گیا؟ اعتماد سے پیشتر اُسے بارہا آزمانا چاہیئے تھا۔ بغیر آزمائے اُس پر اعتماد کر لینا ہی ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ اس لئے اب بے وفائی کے شکوے عبث ہیں۔

پریشانی چھوڑیئے

جب بھی کچھ ناکامیاں اور مشکلات آپ کو درپیش ہوتی ہیں آپ سخت پریشان ہو جاتے ہیں اور یہ محسوس کرنے لگتے ہیں جیسے یہ زندگی خدا کا انعام نہیں بلکہ ایک مستقل سزا ہے۔ قنوطیت آپ پر غالب آ جاتی ہے اور آپ غالب کے ہمنوا ہو کر کہہ اٹھتے ہیں ؎

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ مشکلات کا پامردی سے مقابلہ کرنا ہی تو دراصل زندگی ہے۔ اولوالعزم انسان نامساعد حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں مشکلات و مصائب ہی انسانی صلاحیتوں کو صیقل کرنے

ہیں۔ عزم و استقلال کی لغت میں پریشانی اور مایوسی کے الفاظ ناپید ہیں۔ اس لئے دشواریوں میں پریشانی کی بجائے ثبات سے کام لیجئے اور جرأت سے مصائب کا مقابلہ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی ہمت کے سامنے مصائب کے پہاڑ پرِکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

○

قسمت

آپ کسی چیز کے حصول کے لئے صحیح جد و جہد
کئے بغیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے اس آس پر بیٹھے
رہیں کہ آپ کی قسمت ہیں ہے تو مل جائے گی
تو آپ نے قسمت کا مفہوم غلط سمجھ رکھا ہے۔
اس طرح تو آپ نے کاہلی اور سستی کو قسمت کا
نام دے دیا۔ مگر قسمت پر شاکر ہونے کا اصل
مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی طرف سے سعی و کاوش
میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور پھر نتائج خدا
پر چھوڑ دیں۔

دُور اندیشی

کسی کام کے آغاز سے پیشتر اس کے انجام و عواقب اور اس کی تکمیل کے مراحل پر اچھی طرح سوچ لینا چاہیئے۔ اس کام میں کامیاب ہونے اور اس کی تکمیل میں ناکامی کا سامنا کرنے والوں کے کردار و عمل کا پوری طرح جائزہ لیجئے اور اسبابِ کامرانی و وجوہِ ناکامی کا اچھی طرح مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ریچھ کے شکار کا ارادہ ہے تو شیر کے شکار کے سامان کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ جو لوگ کسی کام سے پیشتر غور و خوض نہیں کرتے انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر یہی لوگ اپنی ناکامیوں پر تقدیر کا شکوہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔

دوسروں کے وقت کا احساس

اگر آپ اپنے وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں تو یہ
آپ کی دانش مندی ہے ۔ مگر اس سے بڑی
دانش مندی یہ ہے کہ دوسروں کے وقت کو
بھی قیمتی سمجھیئے ۔ اس لئے جب بھی آپ کسی سے
ملیں تو ضروری بات مختصر اور جامع الفاظ میں
ختم کر کے رخصت چاہیں ۔ ممکن ہے اسے انتہائی
ضروری کام ہو محض مروّت کے باعث خاموش
رہے اور اس کا کچھ نقصان ہو جائے ۔

○

میٹھا بول

شیریں زبانی سے ہمارے دل کو بھی مسرت حاصل ہوتی ہے اور سُننے والا تو باغ باغ ہو جاتا ہے۔ دوسروں کے دل جیتنے کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ یہی ہے۔ حالیؔ نے صحیح کہا تھا ؎

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے
نہیں پڑتی کچھ اس میں محنت زیادہ

اس کے برعکس تلخ بات ایک طرف تو ہمارے دل میں سختی پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف دوسروں کے دل کو تکلیف پہنچا کر فساد کی بنیاد ثابت ہوتی ہے۔

○

عقلمندی

اگر آپ کسی سمجھدار آدمی سے نباہ کر لیتے ہیں تو یہ آپ کی عقلمندی نہیں۔ اصل عقلمندی تو یہ ہے کہ آپ کسی جاہل اور اجڈ آدمی سے نباہ کر لیں اور کسی موقع پر بھی اپنی عزت کو اس کے جاہل ہاتھوں کا نشانہ نہ بننے دیں۔

○

مزاج پُرسی

مریض کی مزاج پُرسی اس کے لئے باعث فرحت ہوتی ہے۔ آپ کسی مریض کی مزاج پُرسی کے لئے جائیں اس کے ساتھ محبت بھری گفتگو کریں اور اس کی صحت و تندرستی کے لئے خلوصِ قلب سے دعا مانگیں تو آپ کی باتیں نفسیاتی طور پر مریض پر خوشگوار اثر ڈالیں گی اور اس قدر خوشگوار کہ قیمتی دوائیں بھی اتنا اثر دکھانے سے عاجز رہتی ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ عیادت کے لئے چند قدم آپ کا چل کر جانا مریض کے لئے کتنی تسکین کا باعث ہے۔ بعض اوقات مریض خود بول اٹھتا ہے کہ

"آپ کے آنے سے میری تکلیف میں نمایاں افاقہ ہوا ہے"

○

موزوں وقت

عربی کا یہ محاورہ بالکل مبنی بر حقیقت ہے کہ
كُلِّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٍ بِاَوْقَاتِهَا (ہر کام کے لئے ایک
موزوں وقت ہوتا ہے) اگر آپ اسے بے وقت
سرانجام دینے کی کوشش کریں گے تو آپ کو
ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

○

مذاق کا اندازہ

عقلمند آدمی تو کسی شخص کے مذاق کا اندازہ اس کے لباس، اُس کے ڈرائنگ روم میں آویزاں تصاویر اور اس کی میز پر پڑی ہوئی کتابوں سے لگا لیتے ہیں۔

○

صحبت کا اثر

آپ کسی شخص کی رفاقت اختیار کرنے سے پیشتر یہ معلوم کر لیں کہ شہر میں اس کی شہرت کیسی ہے۔ اگر اس کے متعلق عوام کی رائے اچھی نہیں ہے تو فوراً اس کی رفاقت کا خیال ترک کر دیجئے۔ کیونکہ لوگ آپ کو اس کے ہمراہ دیکھ کر اس کا ہم مشرب و ہم مسلک تصور کر لیں گے اور آپ کا مقام بھی ان کی نگاہوں میں وہی ہوگا جو آپ کے دوست کا ہوگا۔

○

ایثار

جو شخص مال و زر سے محبت کرتا ہے لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور جو اپنے مال و زر کو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے صرف کرنے سے دریغ نہیں کرتا لوگ اس سے پیار کرتے ہیں اور اسے معزز و محترم سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس دنیا میں اپنے مال سے محتاجوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں کو آسائش مہیا کی جائے اور اس طرح اگلی دنیا میں اپنے لئے راحتیں حاصل کی جائیں۔

○

لباس

لباس کا مقصد یہ ہے کہ موسم کی شدّت ہم پر اثر انداز نہ ہو اور ہمارا جسم دوسروں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے۔ جس لباس سے یہ مقصد حاصل نہ ہو وہ بالکل فضول ہے اور اس سے زیادہ فضول وہ انسان ہے جو ایسا بے مقصد لباس پہن کر اس پر فخر محسوس کرتا ہے اور اس کو اپنے لئے باعث عزت خیال کرتا ہے اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ انسان کی عزت اس کے لباس سے نہیں بلکہ اس کے کردار سے ہوتی ہے۔ ناموران عالم میں کوئی نام ایسا نظر نہیں آئے گا۔ جس کی عزت لباس کے باعث ہوئی ہو۔ انہیں ہمیشہ ان کے کردار نے ہی معزز و محترم بنایا۔ دراصل سادہ اور صاف لباس ہی انسان کے لئے کافی ہے۔

○

انسان کی حقیقت

ہر انسان کسی وقت بھی بیماری کا شکار ہو سکتا ہے۔ کسی وقت بھی اس کا رشتۂ حیات منقطع ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے چند روزہ اقتدار ناپائیدار پر اتراتا ہے اور اپنے ظلم و استبداد سے خلقِ خدا پر عرصۂ حیات تنگ کر دیتا ہے حالانکہ اُسے اچھی طرح علم ہے کہ ہر مستبد اور جابر انسان کو ذِلّت و مسکنت سے دوچار ہونا پڑا ہے اور اس کا انجام خُسرانِ و خذلان کے سوا کچھ نہ تھا۔

○

کمینے کا احسان

فاقوں سے مرجانا کہیں بہتر ہے کہ آپ رزق کے حصول کے لئے کسی کمینے کے مرہونِ احسان ہوں۔ کیونکہ کمینہ ہر وقت آپ کو اپنا احسان جتاکر شرمندہ کرتا رہے گا اور آپ کی زندگی اجیرن بنائے رکھے گا۔

اشکِ ندامت

خلوصِ قلب سے بہائے ہوئے ندامت کے آنسو
انسان کی لوحِ ذہن سے گناہوں کے داغ دھو
دیتے ہیں مگر یہ آنسو ساری زندگی میں ایک ہی
بار بہتے ہیں اور جب یہ آنسو بہنے لگیں تو
سمجھنا چاہیئے کہ رحمتِ خداوندی اپنے بندے کو
اپنے دامنِ عفو میں پناہ دینے کے لئے بلا رہی
ہے - اس بلاوے کے بعد بھی اگر بندہ معاصی کا
مرتکب ہو تو اس کے دل پر بدبختی کی مہر لگ
جاتی ہے -

○

غلط فہمی

غلط فہمی متعدد نقصانات کا موجب بنتی ہے۔ کتنے ہی ایسے واقعات روزانہ رونما ہوتے رہتے ہیں جن کی بنیاد غلط فہمی پر ہوتی ہے اور بعد میں انسان کفِ افسوس ملنے بیٹھ جاتا ہے۔ آپ کسی کے ساتھ سختی یا نرمی کا سلوک کرنے سے پہلے اس کے متعلق اچھی طرح تحقیق کر لیں۔ سُنی سُنائی باتوں پر اعتبار نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ غلط فہمی کے باعث آپ کوئی غلط فیصلہ کر بیٹھیں اور بعد میں عمر بھر اس غلط فیصلہ پر آپ کا ضمیر آپ کو ملامت کرتا رہے۔

تلخ حقائق

ہم اکثر اوقات بعض حقائق پر غور کرنے سے اس لئے کنی کتراتے ہیں کہ ان کے نتائج پر سوچ کر ہمارے لمحاتِ مسرّت، حزن و یاس کی ساعتوں میں بدل جائیں گے۔ لیکن ہم اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ہمارے غور کرنے سے واقعات رک نہیں سکتے۔ انہیں اپنے وقت پر منصۂ شہود پر آ کر رہنا ہے۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تو ہمارے عارضی لمحاتِ مسرت، غم و حزن کے بحرِ ذخار میں غرق ہو جائیں گے اس لئے ہمیں خود فریبی سے ہٹ کر تلخ نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے تیار ہو جانا چاہیئے۔

○

شرافت کی علامت

خاندانی اور شریف النفس انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ دوسروں سے نرمی اور حلیمی سے گفتگو کرتا ہے اور مخاطب کی عزت کو ملحوظ رکھتا ہے۔ اس کے برعکس کمینہ خصلت انسان تکبّر اور تندمزاجی سے پیش آتا ہے۔ اس طرح ملنے والے کو صرف چند منٹوں میں ہی شرافت اور رذالت کا ثبوت مل جاتا ہے۔ شریف انسان اس کا دل موہ لیتا ہے اور کمینہ اس کا دل توڑ دیتا ہے۔

○

جہالت اور شقاوت

بعض لوگ مہلک امراض میں مبتلا ہو کر پیروں کے پاس تعویذ گنڈے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں۔ جہالت نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے کیونکہ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ جب وہ پیر خود بیمار ہوتے ہیں تو وہ اپنا یا اپنے بال بچوں کا علاج تعویذ گنڈے سے نہیں کرتے۔ کیا یہ پیر ہسپتالوں میں بسترِ علالت پر نہیں دیکھے گئے۔ کیا کسی نے کبھی یہ نہیں سُنا کہ فلاں پیر صاحب کا اپریشن فلاں ہسپتال میں ہُوا اور فلاں پیر نے فلاں ہسپتال میں دم توڑ دیا۔

جب وہ خود اپنا اور اپنے گھر والوں کا علاج ڈاکٹروں اور حکیموں سے کراتے ہیں تو ان کے تعویذ گنڈوں کی بجائے ہم بھی ڈاکٹروں سے کیوں نہ

علاج کرائیں ۔ تعویذ گنڈوں پر یوں اندھا دھند اعتقاد رکھنے والے مرید تو جاہل ہیں وہ پیر بھی پرلے درجے کے شقی القلب ہیں جو انہیں طبّی علاج کا مشورہ نہیں دیتے اور ان کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔

○

خدمتِ خلق

اگر آپ خلقِ خدا کی خدمت کے لئے زیادہ
کچھ نہیں کر سکتے تو راستہ سے ان چیزوں کو ہٹا دیں
جو انسان کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔
مثلاً پھلوں کے چھلکے جن سے لوگ پھسل جاتے ہیں
کوئی پتھر، اینٹ یا کانٹا یا سڑک عبور کرنے میں
کسی اندھے یا لولے، لنگڑے انسان کی مدد کیجئے یہ
سب چیزیں خدمتِ خلق میں داخل ہیں۔

○

قدر ناشناسی

اکثر لوگ یہ شکایت کرتے سُنے جاتے ہیں کہ زمانہ قدر ناشناس ہے وہ باکمال لوگوں کی قدر نہیں کرتا۔ ذوقؔ کو بھی یہی شکوہ تھا ؎

یوں پھریں اہلِ کمال آشفتہ حال افسوس ہے
اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

لیکن میرے خیال میں یہ رائے غلط ہے۔کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں نے باکمال لوگوں کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے ہیں ان کے مجسمے سڑکوں پر نصب کئے ہیں۔ ان کی تصویریں دکانوں، مکانوں اور دفتروں میں آویزاں کی ہیں۔

جو لوگ علم و دانش کے اس دور میں بھی پتھر کی مورتیوں کو پوجتے ہیں وہ بھلا باکمال انسانوں کی قدر

کیسے نہیں کریں گے ۔ یہ بات الگ ہے کہ کسی باکمال شخصیّت کو اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے مواقع میسّر نہ آئیں مگر اسے زمانہ کی قدر ناشناسی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ کتنے ہیرے ہیں جو کانوں میں مدفون پڑے رہتے ہیں اور کتنے موتی ہیں جو اپنی آب و تاب آغوشِ صدف کی تاریکیوں میں گم کر بیٹھتے ہیں ۔

○

مصیبت کا احساس

کسی کی مصیبت کا اندازہ دو آدمی ہی کر سکتے ہیں ایک وہ جو خود اس مصیبت کا شکار رہا ہو اور دوسرا وہ جس کے سینے میں درد مند دل دھڑکتا ہو۔ ظالم، مظلوم کی مظلومیّت کا اور سرمایہ دار مفلس و قلاش کی بھوک کا اندازہ نہیں کر سکتا۔

○

غیرت مندوں کا شعار

غیور و خود دار انسان، مشکلات و مصائب کے انتہائی نازک مراحل پر بھی کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے ان کی عزتِ نفس کو ٹھیس لگے۔ وہ اپنی ذات کے وقار کی حفاظت کے لئے گھل گھل کر جان دے دیتے ہیں لیکن کوئی ایسی حرکت نہیں کرتے جو خاندانی شرافت کے منافی ہو۔

○

خوش بخت

خوش بخت ہے وہ شخص جسے اس دنیا میں ایک وفادار اور جان نثار دوست مل جائے۔کیونکہ آج کے دور میں وفاداری اور جان نثاری جنسِ نایاب ہے۔ جو لوگ اپنی زبان سے وفاداری اور جان نثاری کے دعوے کرتے ہیں آزمائے بغیر ان پر قطعاً اعتماد نہ کیجیے۔چکنی چپڑی باتوں کے فریب میں نہ آیئے کیونکہ دعوؤں کی لمبی زبان کے پیچھے پُر خلوص دل شاذ ہی ہوتے ہیں اور الشاذ کالمعدوم۔جن لوگوں نے وفادار دوستوں کو پالیا اور ان کی وفاؤں کو پہچان لیا انہوں نے اس دکھ بھری دنیا میں زندگی کا صحیح لطف حاصل کر لیا۔

○

مکافاتِ عمل

جب آپ کسی تکلیف میں مبتلا ہوں تو سوچیں کہ کیا آپ نے بھی کبھی کسی کو تکلیف پہنچائی تھی۔ کیونکہ اچھے اور بُرے اعمال کا بدلہ اس دنیا میں بھی ملتا ہے۔ اگر آپ کسی پر ظلم کرکے خوش ہوئے تو دوسرا انسان بھی آپ پر ظلم کرکے خوش ہوگا۔ آپ سوچیں تو آپ کو یاد آجائے گا کہ آپ کی بدقسمتی کے دَور کا آغاز اُسی دن سے ہو گیا تھا جس دن آپ نے کسی بے قصور انسان کو ناحق تکلیف پہنچائی تھی۔ اگر آپ پر ایسا وقت آ پہنچا ہے تو آپ شکایتِ زمانہ کی بجائے صبر سے کام لیں کیونکہ آپ قانونِ مکافات کی گرفت میں آگئے ہیں اور یہ سب کچھ آپ کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

○

ضمیر کی موت

نیکی اور بدی کی جنگ ازل سے جاری ہے اور ابد تک رہے گی۔ بدی کا جال بڑا پُر فریب ہوتا ہے اس کے ہر حلقے میں نئی ترغیب، نیا لالچ اور نیا فریب ہوتا ہے۔ بڑے بڑے دانش ور اس جال میں پھنس جاتے ہیں اور نکل نہیں پاتے۔ برائی ان کی رگ رگ میں سرایت کر جاتی ہے اور ضمیر مر جاتا ہے۔ ضمیر کی موت کے ساتھ ہی سوچنے سمجھنے کے انداز بدل جاتے ہیں۔ ہر برائی ایک اور بڑی بُرائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جب گراوٹ، رذالت کی حد کو پہنچ جائے تو ذاتی منفعت کے سامنے اجتماعی نقصان اور ذاتی خوشی کے لئے قومی زیان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ مردہ ضمیر ملک

اور قوم کو نہیں پہچانتے بلکہ ملک سے فریب، قوم سے غداری، وطن سے دشمنی، اپنوں سے بیگانگی اور دشمنوں سے ساز باز کی راہ دکھاتے ہیں۔

مرشد کا کردار

مرشد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہدایت دینے والا ہیں - آج کے نام نہاد مرشدوں اور پیروں کو دیکھا جائے کہ وہ کیا ہدایت دے رہے ہیں - وہ مریدوں کی اصلاح و فلاح کے لئے کیا کر رہے ہیں - ان کی آمدنی سے رفاہِ عامہ کے لئے کتنا کچھ خرچ ہوتا ہے - ان کے خرچ سے کتنے طالب علم سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں - وہ کونسا کالج اور ہسپتال چلا رہے ہیں اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو یہ لوگ آخر کس مرض کی دوا ہیں - کیا ان کی تبلیغ سے غیر مسلم، مسلمان ہو جاتے ہیں - کیا سادہ دل مریدوں کی خون پسینہ کی کمائی سے نذرانے وصول کرنا -

عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا دورے کر کے مریدوں کی ضیافتیں اڑانا، مریدوں کی عورتوں سے میل جول رکھنا، تعویذ بیچنا یہ کوئی شرعی منصب ہے علامہ اقبال نے آج کل کے پیروں کے متعلق کتنی سچی بات کہی ہے ؂

آہ زیں سوداگرانِ دیں فروش | می شود ہر مو درازے خرقہ پوش
از ضرورت ہائے ملت بے خبر | با مریداں روز و شب اندر سفر
سینہ ہا از دولت دل مفلس اند | دیدہ ہا بے نور مثلِ نرگس اند

اگر اولیاء اللہ کے تذکروں کا مطالعہ کیا جائے اور آج کل کے پیروں کی سیرت و کردار کا ان حضرات کے کردار سے موازنہ کیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ؂

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

○

صحیح مشورہ

اگر آپ کسی کام کے سلسلے میں صحیح مشورہ لینا چاہتے ہیں تو دوست کی بجائے دشمن سے رجوع کیجئے کیونکہ وہ اس کام کے سلسلے میں معمولی مشکلات کو آپ کے سامنے بڑی مشکلات کی شکل میں پیش کرے گا اور آپ کی معمولی خامیوں کو بہت بڑی خامیاں ثابت کر کے آپ کو اس کام سے باز رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اس سے آپ بڑی مشکلات پر قابو پانے کی تدابیر سوچ سکیں گے اور حصولِ مقصد کے لئے معمولی رکاوٹوں کو دور کرنے کی تدابیر بھی پہلے سے ہی سوچ لیں گے۔ اس کے برعکس آپ کا دوست آپ کو خوش کرنے کے لئے اس راہ کی مشکلات اور آپ کی خامیوں سے آپ کو آگاہ نہیں کرے گا اس لئے آپ پیش آنے والی مشکلات کا پیشگی سدِباب کرنے کے لئے کوئی تدبیر نہیں سوچ سکیں گے جس کی وجہ سے آپ کی کامیابی مشکل ہو جائے گی۔

○

کاروبار اور رشتہ دار

اپنے قریبی رشتہ داروں کی مالی اور اخلاقی امداد ہر مسلمان کا فرض ہے اگر آپ کاروباری ہیں اور آپ کے رشتہ دار غریب ہیں تو آپ کچھ سرمایہ لگا کر انہیں کاروبار شروع کرا دیجئے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ لیکن انہیں اپنے کاروبار میں کسی طرح حصہ دار نہ بنائیں کیونکہ روپیہ میں ایسی کشش ہے کہ وہ ہر شخص کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس طرح شراکت میں شبہات جنم لیتے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ قوی سے قوی تر ہو جاتے ہیں اور دلوں میں محبت کی جگہ مخالفت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اپنے کاروبار میں کسی رشتہ دار کو شریک کرنا مخالفت کو جنم دینا ہے۔

○

نو دولتے اور کمینے

نو دولتے اور کمینے میں کوئی فرق نہیں۔ یہ دونوں خواہ شریفانہ لباس پہن کر کتنی ہی قیمتی کار میں سوار ہوں یا کسی خوبصورت محل میں قیمتی صوفے پر بیٹھے ہوں یا اقتدار کی کرسی پر براجمان ہوں۔ ان کی حرکات و سکنات سے ایک عقلمند انسان معلوم کر لیتا ہے کہ یہ نو دولتا یا کمینہ انسان ہے۔ جس طرح سانپ اور بچھو سے فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا اسی طرح نو دولتے اور کمینے سے بھی فائدہ کی توقع عبث ہے۔

غلط عقیدت

اکثر نام نہاد پیروں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ داڑھی منڈاتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں۔ قتل۔ ڈکیتی اور اغوا کی وارداتوں میں مشیر یا سرپرست کا کردار ادا کرتے ہیں۔ شراب، چرس، بھنگ اور افیون کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جاہل عقیدت مند انہیں شاہ صاحب کہہ کر عقیدتوں کے سجدے ان کے قدموں پر نثار کرتے ہیں۔ ان جاہل مریدوں سے اگر یہ کہا جائے کہ ان پیروں کی ساری زندگی غیر شرعی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ نیکوں کی اولاد ہیں ہم اس لئے احترام کرتے ہیں لیکن یہ بدبخت یہ نہیں سوچتے کہ وہ نیکوں کی پیروی ترک کر چکے ہیں اس لئے نیکوں کا ان سے کوئی تعلق نہیں مگر اندھی عقیدت انسان سے کیا کچھ نہیں کراتی۔

فتح

اگر آپ کسی سے بُرائی کے بدلے بُرائی یا نفرت کے بدلے نفرت کرتے ہیں تو اس میں آپ کی کوئی انفرادیت نہیں اور آپ نے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا کیونکہ سب لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اصل کارنامہ تو یہ ہے کہ آپ بُرائی کے بدلے بھلائی اور نفرت کے بدلے محبت کریں۔ اس سے آپ کو اس کے دل پر فتح حاصل ہو جائے گی۔ لیکن کسی کے دل پر فتح حاصل کرنے سے پہلے اپنے دل پر فتح حاصل کیجئے یعنی اپنے انتقامی جذبات و احساسات پر قابو پا لیجئے اس طرح جب آپ اپنے دل پر فتح حاصل کر کے بُرائی کا جواب بھلائی اور نفرت کا جواب محبت سے دیں گے تو آپ کا مدمقابل ہمیشہ کے لئے آپ سے شکست کھا جائے گا اور آپ کی شخصیت مقبول خلائق ہو گی۔

اُمیدیں

اپنی تمام اُمیدیں اللہ تعالیٰ سے وابستہ کرنی چاہئیں
جو شخص انسانوں سے اُمیدیں وابستہ کرتا ہے اسے
ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور جو شخص
خدائے قدوس کی ذاتِ والا صفات سے امیدیں وابستہ
کرتا ہے خدا اس کی کامرانی و کامیابی کے لئے غیب
سے ایسے اسباب پیدا کرتا ہے جن کا اسے گمان بھی
نہیں ہوتا۔

گُل اور خار

اگر کسی انسان میں زیادہ خوبیاں اور تھوڑی خامیاں ہیں تو آپ اس کی خامیوں کو نظر انداز کیجئے کیونکہ اس دنیا میں پیغمبروں کے سوا کوئی انسان کامل نہیں۔ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خامی ہوتی ہے۔ جہاں گل ہے وہاں خار بھی ہے۔ اگر آپ انسانِ کامل کی جستجو میں رہے تو آپ کی یہ آرزو عمر بھر پوری نہ ہوگی۔ خدا لگتی کہیئے کیا آپ میں خامیاں نہیں اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو آپ دنیا میں بے عیب انسان کیوں تلاش کرتے ہیں؟

○

مردہ پرست قوم

ہماری قوم میں کوئی عظیم کردار کا انسان جب تک زندہ رہتا ہے۔ قوم اس کی عظمت کو تسلیم نہیں کرتی وہ کہتی ہے جب وہ ہماری طرح کھاتا، پیتا، سوتا، جاگتا اور چلتا پھرتا ہے تو اس میں عظمت کہاں سے آ گئی۔ لیکن جب وہی شخص خاک میں مل جاتا ہے اور اس کی نقل و حرکت ختم ہو جاتی ہے تو اس کی عظمت کے ترانے گائے جانے لگتے ہیں اور بہت سے خوارق عادات اس سے منسوب کئے جاتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کی قبر سجدہ گاہ خلائق بن جاتی ہے۔

○

خبردار

بعض لوگ اپنے مفادات کے حصول کے لئے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے دشمنوں سے میل جول رکھتے ہیں لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ ان سے مفاد تو کیا حاصل ہو سکتا ہے اُلٹا نقصان کا اندیشہ ہے کیونکہ جو دوستوں اور رشتہ داروں کے دشمن ہیں وہ ان کے دوست کیسے بن سکتے ہیں وہ تو صرف انہیں آلۂ کار بنا کر ان سے راز حاصل کرنے کے لئے دوستی کا دم بھریں گے۔ ایسے لوگوں سے ہمیشہ خبردار رہیئے۔

بد دیانتی

بد دیانتی صرف یہی نہیں کہ ہم کسی کے مال کے معاملہ میں اس کو دھوکا دیں بلکہ سب سے بڑی بد دیانتی تو یہ ہے کہ ہم کسی آدمی کو باتوں کے ذریعے یہ باور کرائیں کہ ہم مخلص ہیں اور وہ ہم پر اعتماد کر بیٹھے مگر عملی طور پر ہم غیر مخلص ثابت ہوں ۔

بُرائی کی حد — قبر

ابتدا میں جب انسان بُرائی کا تصوّر کرتا ہے تو اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے۔ سعید روحیں اس ملامت سے سنبھل کر بُرائی سے رُک جاتی ہیں لیکن بدباطن لوگ ضمیر کی پروا نہ کرتے ہوئے برائی کا ارتکاب کر لیتے ہیں اور پھر مسلسل بدی کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ اب ان کے سامنے کوئی حد نہیں ہوتی جہاں پہنچ کر بُرائی سے رُک جائیں حتیٰ کہ قبر ان کی حد بن جاتی ہے۔ جہاں ان کی بُرائی رک جاتی ہے۔

سوکن

عورت کو سوکن اور اس کی اولاد سے جتنی نفرت ہوتی ہے اتنی اور کسی چیز سے نہیں ہوتی۔صنف نازک سوکن کے جلاپے میں ناگن اور ڈائن بن جاتی ہے۔ اس لئے اگر آپ اپنی زندگی کو اجیرن نہیں بنانا چاہتے تو ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی کا تصور بھی نہ کریں۔

○

بے وفائی

بے وفائی کا دوسرا نام بے ضمیری اور بے حیائی ہے
بے وفا انسان دنیا میں مقہور و مردود سمجھا جاتا ہے
اور اس کی موت کے بعد اس کی قبر سے بھی پناہ
مانگی جاتی ہے۔

○

گناہ کی شناخت

ہر وہ کام جسے آپ دنیا کی لعنت ملامت کے خوف سے چھُپ کر کرتے ہیں اور اس کی تشہیر کو اپنی بدنامی کا موجب سمجھتے ہیں وہی گناہ ہے۔

○
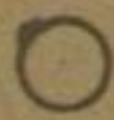
فخر

فخر اس ذات کبریا کو سزاوار ہے جو کسی چیز کے لئے کسی کی محتاج نہیں وہ انسان جو ایک قطرہ پیشاب رک جانے سے موت کی سرحد تک پہنچ جاتا ہے وہ اگر فخر و تکبّر کرتا ہے تو یہ اس کی پرلے درجے کی حماقت ہے۔

ہوسِ زر اندوزی

ہوس ایک ایسا گہرا کنواں ہے کہ ساری دنیا کے
مال و زر سے نہیں بھر سکتا - ادھر یہ کنواں جب تک
نہ بھرے حریص انسان مضطرب اور بے چین رہتا
ہے - لالچ کے کھلے ہوئے منہ کو صرف قبر کی مٹی ہی
بھر سکتی ہے زندگی میں اس کا واحد علاج یہ ہے
کہ ہوس کا کنواں دل میں کھودا ہی نہ جائے تاکہ
ہر چیز اس کے اوپر سے پھسلتی چلی جائے -

○

اعتماد

آج تک انسانوں نے دوستوں سے جتنا نقصان اٹھایا ہے اتنا دشمنوں سے نہیں اٹھایا۔ اس کی وجہ ان پر اعتماد ہے۔ انسان دشمن سے ہمیشہ خبردار رہتا ہے لیکن دوستوں پر اعتماد کر کے نقصان اٹھاتا ہے اس لئے کسی پر اعتماد کرنے سے پیشتر اس کی فطرت کا بغور مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ نے بے سوچے سمجھے اعتماد کر لیا تو ہو سکتا ہے کہ آپ ایسے نقصان سے دوچار ہوں جس کی تلافی عمر بھر نہ ہو سکے۔

○

ذاتی جوہر کی قیمت

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ گھوڑا، گائے بھینس وغیرہ کی قیمت ان کے ذاتی جوہر اور اوصاف کو دیکھ کر لگائی جاتی ہے لیکن اکثر انسان اپنے باپ دادا کے نام پر اتراتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ لوگ ان کا احترام ان کے باپ دادا کے کارناموں کی وجہ سے کریں۔ کیا یہ خود فریبی کا شکار نہیں؟

○

مخلص

اگر آپ کو دنیا میں کسی سے محبت یا عقیدت نہیں ۔ آپ کسی کے لئے اپنے دل میں جذبۂ الفت نہیں رکھتے ۔ آپ کسی کو اپنا نہیں بنا سکے ۔ آپ کو زندگی بھر میں کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا جو خلوصِ دل سے آپ کا خیر خواہ ہو تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خود مخلص نہیں اور خلوص کی دولت سے محروم ہیں۔

○

رائے عامہ

زمانہ کی ستم ظریفی دیکھیے کہ اس نے شریفوں کو گرایا اور رذیلوں کو چڑھایا۔ خودداروں کو بے وقعت بنایا اور خوشامدیوں کو باوقار کیا لیکن رائے عامہ کے نزدیک رذیلوں، اور خوشامدیوں کو حقیقی احترام کبھی حاصل نہ ہو سکا کیونکہ آزمائش میں یہ لوگ کبھی کامیاب نہ ہو سکے۔ امتحان کے ہاتھوں نے ان کے مصنوعی لباس اتار پھینکے اور ان کی حقیقت کو لوگوں کے سامنے برہنہ کر دیا۔

○

جھوٹی ہمدردی

بُرا ہو خود غرضی کا اس کا چلن اتنا عام ہے کہ
اس کی پہچان مشکل ہو گئی ہے۔غیر تو غیر اپنے قریبی
رشتہ دار بھی خود غرضی کا لباس زیب تن کئے ہوتے
ہیں۔یہ لوگ آپ کی موت کے بعد خوب چیخ پکار اور
ہاؤ ہو کر کے آپ سے ہمدردی ظاہر کریں گے۔لیکن
یہ سب کچھ دکھاوا ہوگا کیونکہ آپ نے زندگی میں اکثر
دیکھا ہوگا کہ انہوں نے ذاتی مفاد کی خاطر آپ کا
مفاد قربان کر دیا اور اپنی آرزوؤں کو بہرہ مند کرنے
کے لئے آپ کی خواہشات کا خون کیا پھر یہ کیسے
یقین کیا جائے کہ آپ کی موت کے بعد ان کی
خود غرضی خلوص میں بدل گئی ہے۔

حُسن کا معیار

حُسن کا کوئی معیار نہیں۔ حُسن وہی ہے جس کی ایک نگاہ آپ کے دل کی دنیا کو تہ وبالا کر دے ممکن ہے کہ اس سے دوسرے پر کوئی اثر نہ ہو اس لئے پسند اپنی اپنی ہے اور معیار اپنا اپنا ہے مگر حُسنِ سیرت ایک ایسا حُسن ہے جس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔

○

انفرادیت

اگر لوگ بے وفا ہیں اور آپ بھی بے وفا بن جاتے ہیں۔ اگر لوگ بددیانت اور آپ بھی بددیانت بن جاتے ہیں۔ اگر لوگ بے اصول ہیں اور آپ بھی بے اصول بن جاتے ہیں۔ اگر لوگ جھوٹے۔ مکار اور فریبی ہیں اور آپ بھی جھوٹے، مکار اور فریبی بن جاتے ہیں تو ان بُرے کاموں میں لوگوں کی پیروی آپ کی انفرادیت ختم کر دیتی ہے اور آپ کی شخصیّت ان میں گم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بدی کی طرف آپ کا میلان اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک تنکا دریا کے دھارے پر بہتا ہے۔ باہمت اور اولوالعزم انسان تو ہمیشہ سیدھے تیرتے ہیں اور دنیا اس لئے ان کا احترام کرتی ہے۔

○

بیکار

اگر آپ پابند صوم وصلوٰۃ ہوتے ہوئے بھی جھوٹ
بد دیانتی، منافقت، غیبت اور چغلخوری کا ارتکاب
کرتے ہیں تو آپ کا نماز روزہ بیکار ہے۔ اگر آپ
علم حاصل کرنے کے بعد خوئے دلنوازی سے محروم
ہیں تو آپ کا علم بیکار ہے۔ اگر آپ دولت حاصل
کرنے کے بعد اپنے خزانوں کا منہ مسکینوں اور خود دار
مفلسوں کی دستگیری کے لیے کھُلا نہیں رکھتے تو آپ
کی دولت بیکار ہے اور یہی دولت آپ کے لیے
آتشِ جہنم کا ایندھن بنے گی۔

○

ظاہر اور باطن

ایک شخص کوئی ناپاک چیز عمدہ ریشمی کپڑے سے ڈھانپ کر اور کسی حسین طشتری میں سجا کر آپ کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ آپ کپڑا سرکا کر اس ناپاک چیز کو دیکھ لیتے ہیں تو آپ کا ردِ عمل کیا ہوگا؟ آپ کپڑے اور طشتری کی جاذبیت پر سر دھننے بیٹھ جائیں گے یا اس ناپاک چیز کو فوراً اٹھا کر پھینک دیں گے یقیناً آپ کا ردِّ عمل دوسرا ہوگا۔ آپ پلیٹ اور کپڑے سمیت اسے پھینک دیں گے مگر خدا کے بارے میں آپ یہ توقع کیوں رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے ناپاک دل کو نہ دیکھے گا اور آپ کے نمائشی اعمال داڑھی اور شرعی وضع قطع کو دیکھ کر آپ کو جنت عطا کر دے گا حالانکہ اللہ علیم و خبیر ہے اُسے کپڑا سرکانے کی بھی ضرورت نہیں وہ تو لاتعداد پردوں میں ملفوف گناہوں کو بھی دیکھ سکتا۔

○

پہچان

انسان کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کے لباس، ٹھاٹھ باٹھ اور زر و مال سے نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ انہی چیزوں سے انسان کی پہچان کرتے ہیں تو آپ غلط فہمی کا شکار ہیں اور ضرور دھوکا کھائیں گے۔ صاحب کردار انسان میں ان صفات کا ہونا ضروری نہیں کیونکہ صاحب کردار ایک غریب بھی ہو سکتا ہے اس لئے آپ کسی کے کردار کی پہچان لباس اور شان و شوکت سے نہ کیجئے بلکہ اس کے پوشیدہ جوہر کو پرکھئے اور اسی کے مطابق قدر کیجئے۔

ریاکاری

جو شخص عبادت کرکے یا داڑھی رکھ کر لوگوں سے اپنے آپ کو صوفی یا زاہد کہلانے کا متمنی ہے۔ جو شخص نمائشی سخاوت کے ذریعے لوگوں کو مرہونِ احسان بنانے کا خواہاں ہے جو شخص لوگوں کو اپنا ممنون بنانے کے لیے نیکی کا کام کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ اس کے اعمال پرِ کاہ کے برابر وقعت نہیں رکھتے۔کیونکہ وہ یہ سب کچھ خدا کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہے۔

○

مصیبتیں

ہم کہتے ہیں دنیا دکھوں کا گھر ہے اور ہر مصیبت ، تقدیر ہم پر مسلّط کرتی ہے مگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کتنی مصیبتیں ہم پر گردش زمانہ کے باعث آئی ہیں اور کتنی ہم نے اپنے ہاتھوں خریدی ہیں - ان مصائب کو لانے میں ہماری زبان ، ہماری خواہشات اور ہماری نظروں کا بڑا حصّہ ہے - سچی بات تو یہ ہے کہ وہ مصیبتیں کیا کم تھیں جو فلک سے ہم پر نازل ہوئیں کہ ہم نے اپنی بے تدبیری سے اور مصیبتوں کا بھی ان میں اضافہ کر لیا - اس لئے مصائب سے بچنے کے لیے اپنی زبان ، اپنی نظر اور اپنی خواہشات کو کنٹرول میں رکھیئے -

○

توکّل

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کاہل اور سُست انسان کام سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اس کا نام توکّل رکھ دیتے ہیں لیکن یہ تصوّر غلط ہے کیونکہ خدا نے ہر انسان کو قویٰ اور صلاحیتیں عطا کیں ہیں تاکہ ان سے کام لیا جائے۔ مثلاً اگر انسان آنکھیں بند کرلے اور ان سے دیکھنے کا کام نہ لے۔ کانوں سے سننے کا کام نہ لے اور ذہن کو سوچنے سے روک لے اور پھر کہے یہ توکّل ہے تو اسے ہم کتنی بڑی حماقت سے تعبیر کریں گے لیکن تعجب ہے کہ تدبیر و عمل سے اپنی ذات کو ہٹا لینے کا نام توکّل رکھ دیا گیا ہے۔ توکّل کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسان کسی کام کے لئے پوری جدوجہد کرے اور اس کے نتائج خدا پر چھوڑ دے۔

ضروریاتِ زندگی میں اعتدال

ضروریاتِ حیات کو جتنا بڑھایا جائے اتنی وسیع ہوتی چلی جاتی ہیں۔ روٹی پر سالن رکھ کر کھا لیا جائے تو بھی بھوک کی تسکین ہو جاتی ہے اگر اسے مٹی کے برتن میں ڈال کر کھایا جائے تو ایک ضرورت بڑھ جائے گی اور پھر یہ ضرورت تانبے، چینی، چاندی اور سونے کے برتن تک پھیلتی جائے گی مگر پیٹ اسی طرح بھرے گا جیسے پہلے بھرتا تھا ہاں ضروریات کی وسعت افکار و ترددات میں مبتلا کرے گی۔ حرص و ہوس کا راستہ دکھائے گی اور بالآخر انسان ناجائز کمائی کے قعرِ مذلت میں جا گرے گا۔

بہت بڑا جھوٹ

غالباً سب سے بڑا جھوٹ قسمت ہے جسے عادتاً بولا جاتا ہے اور غربت اس سے خود فریبی کا سرور حاصل کرتی ہے۔

○

صحبت

ایک بدطینت دوست کی باتیں مہلک زہر سے بھی زیادہ مہلک ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ اتفاقی مجبوریوں کی بنا پر اپنے ناپاک خیالات کا اظہار کرے مگر یہ خیالات بے اثر نہیں رہتے ایک میٹھے زہر کی طرح رگ و پے میں اتر جاتے ہیں اور بالآخر روح میں جذب ہو کر اعمال میں بدل جاتے ہیں۔

○

اضطرار و اختیار

محبت ایک وجدانی جذبہ ہے جو ایک اضطراری فعل کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اور ایک ہی نظر میں انسان کے خرمنِ عقل و ہوش پر بجلی گرا دیتا ہے۔ آہستہ آہستہ اور بتدریج جو محبت پیدا ہوتی ہے یا جو محبت اس لئے وجود میں آتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو کسی اور کے لئے لازمۂ حیات اور مفید بنائے وہ محبت نہیں پسند ہے۔ پسند اور محبت میں وہی فرق ہے جو رغبت اور دوستی میں یا پرستش اور عزت میں۔ محبت سراپا اضطرار ہے اور پسند صرف اختیار۔

○

ذاتی اوصاف

مرد وہ نہیں جو عورت کا دل جیتنے کے لئے اسے اپنے حسب و نسب کے امتیازات کی دمک دکھاتا ہے یا زر و مال کے ڈھیروں کے عوض اس کی محبّت خرید لینا چاہتا ہے۔ صحیح معنوں میں مرد وہ ہے جو اپنے ذاتی اوصاف کی بنیاد پر عورت کی نگاہِ انتخاب کا مستحق ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔

○

قدرتی علاج

قدرت نے جس طرح کسی خاص جڑی بوٹی
میں اکسیر کا اثر سمو رکھا ہے اس طرح اس
نے عورت کے ہاتھ کو بھی مسیحائی بخشی ہے۔ اس
ہاتھ کی ہلکی سی لرزش اور معمولی سا سہارا آلام و
مصائب کی شدّت دور کر دیتا ہے۔ درد آلود
دلوں کی تسکین، ویران گھروں کی آبادی اور امراضِ
قلب و دماغ کا قدرتی علاج صرف عورت ہے۔

○

حُسنِ ذات

اگر تمہاری خواہش ہے کہ اپنی ذات کی معرفت حاصل کرو اور اپنے حُسنِ ذاتی کو پہچانو تو اپنے عیوب کا نِجبر کی نظر سے مطالعہ کرو یہی تمہاری حسین ترین خصوصیات ہیں۔

○

نکاح

نکاح ایک مقدّس عہد ہے اور جو عورت خاوند کے رنج و غم میں شریک نہیں ہوتی وہ اس عہد سے غدّاری کرتی ہے۔ نکاح کے عہد کے بعد عورت اپنے شوہر کے غم و الم برداشت کرنے کے لئے فولاد سے زیادہ مضبوط، ناقابلِ شکست چٹان بن جاتی ہے۔ مشکلات و حوادث کی گستاخ لہریں اس سے سر ٹکرا ٹکرا کر واپس ہو جاتی ہیں مگر اس کے انگیز وجود کا ایک ذرہ بھی کم نہیں کر سکتیں۔

○

دولت کا غلط استعمال

جس دولت کو دولت مند، غریبوں کی بیٹیوں کی عصمت لوٹنے کے لئے استعمال کرتا ہے اور وہ "عزت" جو عزت داروں کو غریبوں سے نفرت سکھاتی ہے اسے لوٹ لینا غریبوں کا حق ہے۔

○

عورت کی حیثیات

عورت ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کی حیثیات تو اختیار کر سکتی ہے مگر کنیز کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

○

عورت کی محبّت اور نفرت

اگر آپ نے عورت کا دل جیت لیا تو آپ بہت بڑے فاتح ہیں لیکن اگر عورت آپ سے نفرت کرنے لگی تو سمجھئے کہ دنیا کی سب سے بڑی شکست آپ کے حصہ میں آئی ہے۔

○

حصولِ عزت و مرتبہ

عزت ، دولت ، حکومت ایسی چیزیں نہیں جو مشکلات برداشت کئے بغیر آسانی سے حاصل ہو جائیں - گلاب کا پھول حاصل کرنے کے لئے کانٹوں سے اُلجھنا ضروری ہے -

○

غلامی

جب کوئی شخص اپنی آنکھوں کی بجائے تمہاری
آنکھوں سے دیکھے اپنی سمجھ کو بالائے طاق رکھ کر
تمہاری فراست پر بھروسہ کرے، تمہاری رائے اس
کا معیار اور تمہارا ہر لفظ اس کا سبق بن جائے
تو سمجھ لیجئے کہ وہ صحیح معنوں میں تمہارا غلام ہے۔

○

صداقت کی برتری

لوگ جھوٹ بولنا اور جھوٹ سننا تو پسند
کرتے ہیں مگر پھر بھی جھوٹ کو بُرا کہتے ہیں۔
حقیقت میں جھوٹ صداقت کی برتری کی روشن
دلیل ہے۔ کامیاب جھوٹ اسی کو سمجھا جاتا ہے
جو سچ نظر آنے لگے۔ گویا جھوٹ بولنے والوں کا
منتہائے نظر بھی صرف سچائی ہے۔

○

سجدہ

سجدہ اس ذات کبریا کو سزاوار ہے جو
رب العالمین ہے لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے
کہ اکثر سجادہ نشین حضرات جو اپنے تئیں عالم دین،
شیخ الاسلام اور قطبِ زمان کہلاتے ہیں ان کے
مریدان کے پاؤں پر سربسجدہ ہوتے ہیں لیکن یہ
انہیں اس ناجائز فعل سے نہیں روکتے ان سے
یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ تم نے کب سے اپنے
آپ کو رب العالمین کے مرتبہ پر فائز کر لیا ہے
سجدہ تذلیلِ انسانیت ہے بیدل نے سچ کہا ہے ؎

آدم از بے بصری بندگیٔ آدم کرد
گوہرے داشت ولے نذرِ قباد و جم کرد
یعنی از خوئے غلامی زسگاں خوار تراست
من ندیدم کہ سگے پیشِ سگے سر خم کرد

○

قدر

کسی چیز کی قدر منزلت کا احساس اس کی عدم موجودگی میں ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ کی قدر اس وقت ہوتی ہے جب جیب اس سے خالی ہو۔ عہدہ کی قدر اس وقت کی جاتی ہے جب وہ برقرار نہ رہے۔

○

اسے کیا کہیے؟

شاہراہِ ترقی پر گامزن ہونا ایک ایسا فعل ہے جسے کسی صورت میں بھی غیر مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن جہاں کہیں ہم کسی شخص کو شاہراہ ترقی پر گامزن دیکھتے ہیں اس کی شخصیت ہم پر بار گزرتی ہے۔

○

قانون اور عمل

صفحۂ قرطاس پر قانون کے نقش و نگار اکثر نہایت حسین و دلآویز ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ان قوانین کے بنانے والوں کی نیّت اور خلوص کو پرکھنے کی کسوٹی عمل کا وقت ہوتا ہے۔ اگر وہ اس کسوٹی پر پورے نہیں اترتے تو حسین و دلآویز قانون بالکل بے معنی بن کر رہ جاتے ہیں۔

○

مومن اور کافر کی سیاست

مومن کی سیاست خوفِ خدا اور کافر کی سیاست بے خوفِ خدا۔

○

ماحول کا اثر

یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ جس ماحول میں پروان چڑھے اس کے کھنڈر بھی اسے فلک بوس محلات سے زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ انسان بجائے خود ماحول کی مخلوق ہے۔ وہ اس عمارت کے درو بام کو اتنا ہی قریب پاتا ہے جتنا عشق کے لمحات میں کسی صورت کا غیر مرئی خاکہ دل کے ہمراہ ہو اور وہ جدا کرنے کی شعوری کوششوں کے باوجود اس کو جدا نہ کر سکے۔

○

بُرائی

بُرائی صرف اسی سوسائٹی میں فروغ پاتی ہے جس کا ذہین اور اہل الرائے طبقہ کسی خوف یا لالچ کے باعث بُرائی کو بُرائی سمجھنے سے اجتناب کرتا ہے۔ ظلم کا بول بالا اس وقت ہوتا ہے جب یہ ذہین لوگ مظلوموں کا ساتھ چھوڑ کر اپنا مستقبل ظالموں کے ساتھ وابستہ کر دیتے ہیں۔

تاریخ کے صفحات ظلم اور جابر حکمرانوں کی تباہ کاریوں کے تذکروں سے لبریز ہیں۔ لیکن تاریخ کے ہر چنگیز اور ہلاکو کے ساتھ جو برائیاں منسوب کی گئیں ہیں وہ صرف اس کی ذات تک محدود نہ تھیں ہم ان مفاد پرستوں، جی حضوریوں اور خوشامدیوں کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے جو محض چند ٹکوں کے عوض ان ظالموں کی عظمت اور ان کی انصاف پسندی کے گیت گاتے رہے۔

○

تاریخ کا فیصلہ

اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ کسی فرد یا جماعت نے ملک و قوم کے لیے کیا کیا ہے تو تاریخ کے فیصلے کا انتظار کرو اور تاریخ اس وقت تک صحیح فیصلہ نہیں دیتی جب تک امتداد زمانہ کے ہاتھوں ان کی موت واقع نہیں ہوتی۔

○

بے مقصد زندگی

ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کی زندگی کا
کوئی مقصد نہیں صبح سے شام تک ان پر کام کی
دھن سوار رہتی ہے وہ ایسی عارضی مسرت کے پیچھے
دوڑ دھوپ میں لگے رہتے ہیں. جو بجلی کی چمک کی
طرح پلک جھپکنے میں غائب ہو جاتی ہے۔ حقیقی
مسرت حصہ ہے اُن خوش نصیب لوگوں کا جو اپنے
لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے جیتے اور مرتے ہیں۔

○

تلخ مزاجی

مزاج کی گرمی بعض اوقات زندگی کی راہوں میں اتنے کانٹے بچھا دیتی ہے کہ ان میں دامن الجھ کر رہ جاتا ہے۔ ترش و تلخ مزاج کی بدولت معاشرے میں جو خرابیاں لمحوں میں راہ پا جاتی ہیں ان کا علاج برسوں میں نہیں ہو سکتا ہے

گرمی سہی "مزاج" میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی

○

کافر اور مسلمان

کافر خدا پر بھی ایمان رکھتا ہے لیکن مسلمان خدا پر ہی ایمان رکھتا ہے۔ کفر و اسلام میں صرف "بھی" اور "ہی" کا فرق ہے۔ اگر یہ ملحوظ رہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دنیوی کامیابی قدم چومتی ہے۔

○

زمانہ

زمانہ رُک نہیں سکتا - ٹھہر نہیں سکتا - کسی کا انتظار نہیں کر سکتا - ہمیں زمانہ کے ساتھ چلنا چاہیئے نہیں تو وہ ہمیں کچلتا ہوا آگے بڑھ جائے گا ؎

یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئی ہیں اس کی رواروی میں

عفو و درگذر

بارگاہِ زیست میں عفو و درگذر کے پھول نہ ہوتے تو پیراہنِ حیات اختلاف و افتراق کے کانٹوں سے تار تار ہو جاتا۔

○

زندگی کا مقصد

زندگی اس لئے نہیں کہ اسے ان کوششوں میں صرف کر دیا جائے کہ دیکھیں خلاؤں کے اُس پار دھندلکوں میں کیا نظر آتا ہے۔ زندگی تو اس لئے ہے کہ جو کچھ سامنے موجود ہے اسے حقیقت بیں نگاہوں سے دیکھئے اور اپنے فرائض پورے کیجئے۔

○

پریشانی

پریشانی پر پریشان ہو کر سوچتے رہنے سے تو پریشانی ختم نہیں ہوتی اسے دُور کرنے کا طریقہ تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو تعمیری کاموں میں مصروف رکھیئے۔

○

قوانین فطرت

خدا ہمارے اعمال سیئہ کی مغفرت کر سکتا ہے لیکن قوانین فطرت سے چھٹکارا نہیں جو ہمارے اعمال کے ٹھوس نتائج سامنے لاتے ہیں کسی رُو رعایت سے کام نہیں لیتے۔

○

شخصیّت کی نفی

اشیاء حصولِ مقصد کے ذرائع کے طور پر استعمال ہوتی ہیں لیکن انسان بجائے خود ایک مقصد ہے۔ اگر انسان کو بھی آپ نے حصولِ مقصد کا ذریعہ بنا دیا تو آپ نے اس کی شخصیت کی نفی کر دی اور اس کی حیثیت کو گرا کر آپ نے اُسے پتھر، لکڑی یا گھوڑے گدھے کے مقام تک پہنچا دیا۔

○

قابلِ احترام

بلاشبہ قابلِ ستائش ہیں وہ لوگ جو دوسروں
کی خطاؤں کو نظرانداز کر دیتے ہیں مگر وہ لوگ
قابلِ احترام ہیں جو خطاؤں کو صرف نظرانداز ہی
نہیں کرتے بلکہ خطاکاروں کو گلے سے لگا لیتے ہیں۔

آرزو

آرزو ہی سے زندگی کی تابندگی قائم ہے۔
آرزوئیں فنا ہو جائیں تو زندگی اور موت میں کوئی
خاص فرق نہیں رہتا۔

○

دل

دل ایک انتہائی عمیق سمندر ہے جس میں خیالات
کی لہریں اٹھتی رہتی ہیں۔ مسرت و انبساط کی پرنور کرنیں
ان لہروں کو چمک عطا کرتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی
غم و اندوہ کے بادل بھی انہیں عجیب طرح کے
نور سے منور کر دیتے ہیں۔

○

سکون و حرکت

زندگی نام ہے مسلسل حرکت کا۔ اس متحرک دنیا میں کوئی چیز ساکن نہیں۔ انسان ترقی کرتا ہے یا پستی کی طرف لڑھکتا ہے حرکت دونوں صورتوں میں موجود ہے جو رکتا ہے وہ کچلا جاتا ہے سکوت و سکون موت کا دوسرا نام ہے۔

○

کامیابی کا راز

غیر متزلزل عزم ہی کامیابی کا راز ہے۔ دنیا
مخالف ہو مصائب و نوائب کی تاریکیاں نشانِ منزل
کو دھندلا کر رہی ہوں مگر عزم کی قوت موجود ہے
تو ساری ظلمتیں چھٹ جاتی ہیں۔

○

بحرِ حیات کی لہریں

زندگی کے سمندر میں موجیں تو اٹھتی ہی رہتی ہیں مگر ان میں کچھ تو معمولی تحریک پیدا کرکے فنا ہو جاتی ہیں مگر بعض کا تلاطم کئی حادثات کو جنم دے دیتا ہے۔

○

نکتہ چینیوں کی زبان

فوارہ روکنے کی کوشش کی جائے تو وہ اور زیادہ زور سے اچھلتا ہے بالکل اسی طرح حاسد نکتہ چینیوں کی زبان بند کرنے کی کوشش میں اسے اور زیادہ کھولنے پر منتج ہوتی ہے۔

○

دولت اور قناعت

ہوس زر کے مریض یہ فراموش نہ کریں کہ دولت اور قناعت بمشکل اکھٹی ہوتی ہیں۔ دولت کے ساتھ اطمینان قلب بھی ہو تو دنیا جنت ہے لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مفلس کے جھونپڑے سے سکون و اطمینان اور بے فکری کے نغمے پھوٹتے ہیں مگر محلات میں رہنے والے جان و مال کے فکر میں شب و روز گھلتے رہتے ہیں۔

○

نیک اور بد

نیکی یا بدی، خواہشات کی نوعیت پر منحصر ہے
اگر تمہاری خواہشات دنأت سے آلودہ نہیں تو یقیناً
تم نیک ہو خواہ ساری دنیا تمہیں بد کہتی پھرے
لیکن اگر تمہاری خواہشات رذالت کی آئینہ دار ہیں
تو تم نیک نہیں چاہے سارا جہان تمہاری نیک نفسی
کا ڈھنڈورا کیوں نہ پیٹتا پھرے۔

○

غلطی

غلطی کوئی ایسا گناہ نہیں جس پر ندامت محسوس کی جائے۔ غلطی تو اس امر کا ثبوت ہے کہ انسان صاحب اختیار و ارادہ ہے۔ غلطی پتھروں اور فرشتوں سے سرزد نہیں ہوتی کیونکہ وہ اختیار و ارادہ نہیں رکھتے۔ دانشمندوں کا کام یہ ہے کہ گزشتہ غلطیوں سے عبرت حاصل کر کے آگے بڑھیں۔ تجربہ جو متاعِ زیست ہے گزشتہ غلطیوں کا ہی تو مجموعہ ہے۔

○

پیپر بیک سیریز میں ۶
کتابوں کا حسین مرقع
وہ قربتیں یہ فاصلے : (ناول) رفعت زیبا
وہ ہر روز دنیا کے نت نئے بدلتے ہوئے حالات سے دوچار ہوتی اور اپنے تاثرات سے ایک یادداشت ترتیب دیتی رہی۔ ۳۷۲ صفحات کی ڈائری۔ قیمت -/۶ روپے
بینا : (ایک اصلاحی ناول) محمد یونس حسرت
بینا ایک نوجوان اور حسین دوشیزہ تھی۔ جسے ایک بے ہنگم نوجوان نے اپنے جال میں کس طرح پھنسایا۔ انتہائی دلچسپ کہانی۔ ۴۳۲ صفحات۔ قیمت -/۷ روپے
سپنے تیری یادوں کے : (ناول) شاہدہ سیف
ایک ایسی کہانی جس میں سروش کی روح کے آنسو آپ کو اپنی پلکوں پر نظر آئیں گے ایک اصلاحی اور معاشرتی ناول۔ ۴۰۰ صفحات۔ قیمت -/۶ روپے
اپنے لہو کی آگ میں : (ناول) ہارون الرشید
ایک آزاد خیال دوشیزہ کی داستان، جسے ایک حساس انسان نے خود اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا درس دیا۔ ۲۵۰ صفحات۔ قیمت -/۴ روپے
ممتاز محل : (ناول) محمد سعید
معاشرے کے زہریلے سانپوں کے تالو سے زہر نکالنے کے لیے اس ناول میں ایک جیتی جاگتی کشمکش کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ ۳۷۶ صفحات۔ قیمت -/۶ روپے
دوست بنو دوست بناؤ : (نفسیات) نسیم امروہوی
ناکام آدمی کو کامیاب اور تجربہ کار کو پختہ کار بنانے کی رہبر کتاب۔ تیسرا ایڈیشن اب آفسٹ پر شائع ہوا ہے۔ ۲۵۰ صفحات۔ قیمت -/۴ روپے
شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز۔
لاہور۔ حیدرآباد۔ کراچی